خبرنامہ اکادمی

جلد: 19 | شمارہ نمبر: 7 تا 9 | اکادمی ادبیاتِ پاکستان | جولائی تا ستمبر 2025ء

یوم آزادی اور معرکۂ حق کی نسبت سے دو روزہ ”نسلِ نو ادبی میلہ“ اور ”کل پاکستان ملی مشاعرہ“

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر جناب عرفان نذیر اوغلو کا دورۂ اکادمی

ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی کی اکادمی ادبیات آمد

سید احمد شاہ پطرس بخاری کی یاد میں خصوصی نشست

اکادمی اور پلانٹ پلکس کے مابین مفاہمتی معاہدہ

ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی کی اکادمی ادبیات آمد، صدرنشین اکادمی سے ملاقات

ادب کے فروغ کے لیے اکادمی ادبیات پاکستان کا کردار قابلِ تحسین، ایرانی قونصل خانہ ہر ممکن تعاون پیش کرنے کی کوشش کرے گا، مجید مشکی

ایران اور پاکستان ادب و ثقافت کے گہرے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اور ان تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے، ڈاکٹر نجیبہ عارف

اسلام آباد (22 جولائی 2025): ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان اسلام آباد کا دورہ کیا اور صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر بھی موجود تھے۔ ملاقات میں دونوں برادر اسلامی ممالک کے مابین ادب و ثقافت کے شعبوں میں تعلقات کے فروغ پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے معزز مہمان جناب مجید مشکی کو اکادمی کے تحت پاکستانی زبانوں کے ادب اور ادیبوں کی فلاح نیز اکادمی کی مطبوعات اور دیگر ادبی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ ایران اور پاکستان ادب و ثقافت کے گہرے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اور ان تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کے ایران کے ساتھ دیرینہ ثقافتی، تاریخی، ادبی اور لسانی روابط ہیں۔ انھوں نے اُردو زبان و ادب پر فارسی زبان و ادب کے گہرے اثرات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اردو پر عربی کے بیشتر اثرات بالواسطہ مگر فارسی کے بیشتر اثرات بلاواسطہ ہیں۔ صدرنشین نے اکادمی کے تحت شائع ہونے والی مطبوعات میں خصوصاً گلبانگِ آرزو (کلیاتِ فارسی، اسلم انصاری) اور کلیاتِ اقبال اُردو کا منظوم فارسی ترجمہ (از جناب محمد افسر رہبین) کا تعارف کرایا۔

ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی، صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہے ہیں

ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی کو ڈاکٹر نجیبہ عارف اکادمی کی مطبوعات پیش کر رہی ہیں

ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی نے اکادمی کی کارکردگی کو سراہا اور صدرنشین اکادمی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انھوں نے خصوصی طور پر اکادمی کے تحت شائع ہونے والے عالمی تراجم کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی اپنی حالیہ کاوشوں سے دُنیا کے سامنے پاکستان کا خوبصورت ادبی چہرہ پیش کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاک ایران باہمی تراجم کے منصوبوں پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ایرانی قونصل خانے کے توسط سے شائع ہونے والی فارسی کتب کے حالیہ اردو تراجم کا ذکر کیا اور کتب پیش کیں۔ انھوں نے کہا کہ ایرانی قونصل خانہ اکادمی ادبیات کو ادب کے میدان میں ہر ممکن تعاون پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ دونوں سربراہان نے اس امر پر اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کے باہمی ادب کے تراجم کے لیے کوششیں تیز کی جائیں تاکہ ایک دوسرے کے ادب کے ذریعے تہذیبی روایت کی بہتر تفہیم کے مواقع میسر ہوں اور یہ کہ دونوں ممالک کے دوستانہ روابط سے نئے منصوبوں کے اجرا کا عمل تیز کرنا چاہیے۔ اہلِ قلم کے دوطرفہ مراسم کو مضبوط کرنے کے لیے باہمی دوروں کے حوالے سے بھی غور کیا گیا۔ صدرنشین اکادمی ادبیات نے 2026 میں اکادمی کے تحت ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں ایرانی اہلِ قلم کی شرکت کو دعوت دی جسے ایرانی کلچرل قونصلر نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور کہا کہ بین الاقوامی کانفرنس میں ضرور ایران کے اہلِ قلم مندوبین شرکت کریں گے۔ آخر میں صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور اسلامی جمہوریہ ایران کے کلچرل قونصلر جناب مجید مشکی کے درمیان کتب کا تبادلہ ہوا۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف کی روٹری کلب آف پاکستان کے کارپوریٹ ڈنر ریسپشن میں بطور مہمان شرکت

اسلام آباد (22 اگست 2025): روٹری کلب آف پاکستان کے زیرِ اہتمام ایک شاندار کارپوریٹ ڈنر ریسپشن اسلام آباد کے سرینا ہوٹل میں 20 اگست 2025 کو منعقد ہوا، جس میں روٹری انٹرنیشنل کے صدر فرانسیسکو آریزو (Francesco Arezzo) اور روٹری فاؤنڈیشن کے چیئر ہولگر نیک (Holger Knaack) مہمانِ خصوصی تھے۔ تقریب میں قومی اور بین الاقوامی شخصیات، مختلف ممالک کے سفارت کاروں، اراکین سینیٹ، میڈیا اور اکیڈمیا سے متعلق افراد کے ساتھ صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان، ڈاکٹر نجیبہ عارف صاحبہ نے بھی بطور مہمان شرکت کی۔

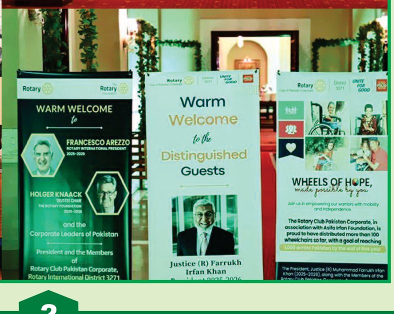

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر جناب عرفان نذیر اوعلو کا دورۂ اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات

پاکستان اور ترکیہ کے درمیان مضبوط ادبی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی تعلقات قائم ہیں جنھیں مزید مستحکم بنانے کی ضرورت ہے، عرفان نذیر اوعلو

ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ادب کے فروغ کے حوالے سے قومی و بین الاقوامی سطح پر اکادمی کی کاوشوں کے حوالے سے محترم سفیر کو بریف کیا

اسلام آباد(29 جولائی 2025): جمہوریہ ترکیہ کے سفیر عزت مآب جناب عرفان نذیر اوعلو نے اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔اس موقعے پر ترکیہ کے معروف ادیب، مترجم، دانش ور اور پاکستان میں یونس ایمرے انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر خلیل طوقار اور اکادمی کے ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر بھی موجود تھے۔ملاقات میں پاکستان اور ترکیہ کے مابین ادب و ثقافت کے فروغ پر بات چیت ہوئی۔صدرنشین اکادمی نے محترم سفیر کو اکادمی کے تحت پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ، ادیبوں کی فلاح و بہبود، مطبوعات اور دیگر ممالک کے ساتھ ادبی تراجم کے حوالے سے اکادمی کے اقدامات سے آگاہ کیا۔انھوں نے استنبول یونیورسٹی اور اکادمی ادبیات کے درمیان سابقہ مفاہمتی یادداشت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اکادمی نے 1991 میں ترکیہ کے معروف صوفی شاعر یونس ایمرے پر کتاب شائع کی؛ 2022 میں اکادمی کے معروف سلسلے ”پاکستانی ادب کے معمار“ کے لیے ”ڈاکٹر خلیل طوقار: شخصیت اور فن“ کے عنوان سے کتاب شائع کی اور 2022 ہی میں ترکیہ سے اردو زبان کے ترجمے پر مبنی کتاب ”جدید ترکی افسانہ“ از ڈاکٹر خلیل طوقار اور ثمینہ طوقار طبع کی۔انھوں نے آگاہ کیا کہ اکادمی اپنے سہ ماہی مجلے ”ادبیات“ میں ادبیات ترکیہ سے منتخب تحریروں کے تراجم باقاعدگی سے شائع کر رہی ہے۔ترکیہ کے کئی ادیب متعدد دفعہ پاکستان کے دورے کر چکے ہیں نیز اکادمی کے تحت منعقدہ عالمی کانفرنس میں ترکیہ کے ادیبوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ترکیہ کے سفیر عزت مآب جناب عرفان نذیر اوعلو نے کہا کہ پاکستان اور ترکیہ کے درمیان مضبوط ادبی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی تعلقات قائم ہیں جنھیں مزید مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔انھوں نے دونوں ممالک کے ادبی اداروں کے مابین مفاہمت کی یاد داشت، باہمی تراجم کے منصوبوں اور مختلف ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا، جس کے تحت دونوں ممالک نہ صرف ادب و ثقافت کے فروغ اور مشترکہ ادبی مفادات کے لیے اہم کردار ادا کریں گے بلکہ اپنے مشترکہ اکابرین کو خراج تحسین بھی پیش کریں گے۔ ایسی کاوشوں اور وفود کے تبادلوں سے دونوں ملک عوامی سطح پر ایک دوسرے کے قریب آ ئیں گے اور بہتر طریقے سے ایک دوسرے کو سمجھ سکیں گے۔انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور ترکی جیسے برادرانہ اور ہم خیال ممالک کے درمیان قریبی اور گہرے تعلقات اب کوئی آپشن نہیں بلکہ ایک اہم ضرورت ہے۔صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اردو زبان و ادب کی ترویج میں ترکیہ کے ادیبوں کی خدمات کو بھی سراہا اور اس ضمن میں ڈاکٹر خلیل طوقار، ڈاکٹر آسمان بیلن اوزجان اور ڈاکٹر داؤد شہباز کی کاوشوں کا بطور خاص ذکر کیا۔اکادمی ادبیات پاکستان اور یونس ایمرے انسٹیٹیوٹ کے اشتراک سے ادبی سرگرمیوں کے آغاز کے منصوبوں پر بھی غور کیا گیا، جن کی تعمیل اگلے چند ماہ میں ہوگی۔ملاقات کے آخر میں صدرنشین اکادمی نے ترکیہ کے سفیر عزت مآب جناب عرفان نذیر اوعلو اور ڈاکٹر خلیل طوقار کو اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کیں۔

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر جناب عرفان نذیر اوعلو، صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہے ہیں

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر جناب عرفان نذیر اوعلو کو صدرنشین اکادمی کتابوں کا تحفہ پیش کر رہی ہیں جب کہ دوسری طرف ایوان اعزاز کا دورہ کیا جا رہا ہے، ڈائریکٹر جنرل اکادمی جناب سلطان ناصر اور یونس ایمرے انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جناب خلیل طوقار بھی ہمراہ ہیں

الحمراء آرٹس کونسل لاہور کے چیئرمین جناب رضی احمد کی اکادمی ادبیات آمد، ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات

اسلام آباد(4 جولائی 2025): الحمراء آرٹس کونسل لاہور کے چیئرمین جناب رضی احمد نے اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی، ملاقات میں ادب و ثقافت کے فروغ کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔صدرنشین اکادمی نے جناب رضی احمد کو اکادمی کے تحت ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود نیز اکادمی کے رواں اور مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔جناب رضی احمد نے اکادمی کی کارکردگی کو سراہا۔جناب رضی احمد نے صدرنشین اکادمی کو الحمراء آرٹس کونسل لاہور کے تحت پاکستانی ثقافت کے فروغ کے بارے میں مختلف منصوبوں سے آگاہ کیا۔دونوں اداروں کے سربراہان نے ادب و ثقافت کے فروغ کے سلسلے میں مل جل کر کام کرنے پر اتفاق کیا۔

اکادمی کے زیرِ اہتمام یوم آزادی اور معرکۂ حق کی نسبت سے دو روزہ ''نسل نو ادبی میلہ'' اور ''کل پاکستان ملی مشاعرہ''

میلے میں ملک بھر سے نوجوان اہل قلم شریک ہوئے، جنھوں نے مختلف علمی و ادبی ورکشاپس میں شرکت کر کے اسناد حاصل کیں

اسلام آباد (13-12 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام یوم آزادی اور معرکۂ حق کی نسبت سے دو روزہ ''نسل نو ادبی میلہ'' 12 تا 13 اگست 2025 کو اکادمی کے صدر دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اس میلے کے لیے ملک بھر سے تقریباً دو سو سے زائد نوجوان اہل قلم شریک ہوئے، جن کا تعلق اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، ملتان، بہاولپور، خوشاب، راجن پور، ڈی جی خان، ڈی آئی خان، مالاکنڈ، چترال، بھکر، بالاکوٹ، کشمیر، پشاور، فتح جنگ، جھنگ، اٹک، کشمور، بہاولنگر، ایبٹ آباد، سیالکوٹ، نوشہرہ، گلگت، کوئٹہ اور دیگر شہروں سے تھا۔ ان نوجوانوں نے مختلف ورکشاپس میں شرکت کے لیے رجسٹریشن کرائی اور کامیاب تکمیل پر اسناد حاصل کیں۔ مزید برآں غیر رجسٹرڈ نوجوانوں کی کثیر تعداد نے بھی میلے میں شرکت کی۔

تقریبِ پرچم کشائی:

میلے کے پہلے روز اکادمی کے ''چمنستان ادب'' میں پرچم کشائی کی شان دار تقریب منعقد ہوئی، جس میں معروف اور ہمہ جہت فن کار جناب سید جمال شاہ، چیئرمین سلک روڈ کلچر سینٹر، اسلام آباد، جناب اسد رحمان گیلانی، وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، محترمہ زہرا نگاہ، محترم سحر انصاری، محترمہ کشور ناہید، ڈاکٹر وحید احمد، جناب محمد حمید شاہد، محترمہ یاسمین حمید، محترمہ نعیم فاطمہ علوی، جناب حارث خلیق، محترمہ فریدہ حفیظ، ڈاکٹر خالد خان، جناب رحمان حفیظ، ڈاکٹر شیر علی خان، محترمہ افشاں عباسی، ڈاکٹر سعدیہ کمال، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن بلوچ، جناب جبار مرزا، جناب اقبال حسین افکار، محترمہ سارہ اقبال، جناب اسفند یار خٹک اور جناب سردار یوسف زئی سمیت جڑواں شہروں کے اکابرین، اہل قلم اور دانش وروں نے شرکت کی۔ ویت نام کے سفیر عزت مآب جناب پھام آں توان (H.E Pham Anh Tuan) اور آذر بائیجان کے ڈپٹی ہائی کمشنر عزت مآب جناب سمیر احمدلی (H.E Mr. Samir Ahmedli) اس تقریب میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ پرچم کشائی کے بعد شرکا نے پاکستان کے حق میں دعا فرمائی اور قومی ترانہ پڑھا۔ اس موقعے پر اہلِ قلم کی معیت میں جشن آزادی کا کیک بھی کاٹا گیا۔

تقریب پرچم کشائی کے مختلف مناظر

افتتاحی اجلاس:

دوسرے نسل نو ادبی میلے کا افتتاحی اجلاس فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوا، جس کی صدارت معروف اور ہمہ جہت شخصیت جناب سید جمال شاہ نے کی جب کہ جناب محمد حمید شاہد مہمان اعزاز اور محترمہ زہرا نگاہ مہمان خصوصی تھیں۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ جناب نور الدین ظہیر نے نمائندۂ نسل نو کی حیثیت سے اپنا خطاب فرمایا۔ ویت نام کے سفیر عزت مآب پھام آں توان اور آذر بائیجان کے ڈپٹی ہائی کمشنر جناب سمیر احمدلی نے تقریب میں خصوصی شرکت کی جب کہ نظامت کے فرائض جناب سلطان ناصر، ناظم اعلیٰ اکادمی نے انجام دیے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز جناب ذوالقرنین حیدر کی تلاوت اور جناب

افتتاحی اجلاس کے سٹیج کا منظر اور شرکا

ملک بھر سے تشریف لانے والے اہل قلم کا مہمانوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

اقدس ہاشمی کی نعت سے ہوا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں تمام مہمانانِ گرامی، ویت نام کے سفیر اور آذر بائیجان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا اور دو روزہ نسل نو ادبی میلے کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ ادب برائے راست انسانی فلاح کا راستہ دکھاتا ہے۔ ادب ہی معاشرے اور فرد کو اس کی ذات کے اندر سے تبدیل کرتا ہے۔ ادب وہ خاص قرینہ ہے جو انسانی زندگی میں آہستہ آہستہ مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس نسل نو ادبی میلے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے یہ نوجوان ہمارے ادبی اکابرین سے مکالمہ کر کے ان سے بہت کچھ سیکھ سکیں گے۔ اس حوالے سے رجسٹرڈ نوجوانوں کے لیے ورکشاپوں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جس کے تربیت کار ان کو ادبی اصناف کے بارے میں بتائیں گے۔ صدر نشین اکادمی نے کہا کہ خالص تخلیقی ادب کو مصنوعی ذہانت سے کوئی خطرہ نہیں البتہ جو شہرت اور مفاد کے لیے لکھتے ہیں ان کو مصنوعی ذہانت سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے یہ نوجوان یہاں سے بہت کچھ سیکھ کر خوش گوار یادیں لے کر جائیں گے۔

اس افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر وحید احمد نے ”دفاعِ وطن اور قومی ادب“ کے موضوع پر کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ پاکستان دنیا میں اپنی الگ پہچان رکھتا ہے جو ایٹمی قوت ہے اور ناقابل تسخیر ہے۔ انھوں نے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ ادب معاشرے کا چہرہ ہوتا ہے۔ اجتماعی دانش ہی قوم کے شعور اور لا شعور کو متاثر کرتی ہے۔ ہمارے یہ نوجوان ہمارے مستقبل کے معمار ہیں جو جذبہ حب الوطنی سے سر شار ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان لیلۃ القدر کو معرض وجود میں آیا تھا اس لیے ہم سب کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔ نسل نو کے نمائندہ جناب نور الدین ظہیر نے اپنی گفتگو میں نہ صرف اپنا اور اپنے کام کا تعارف کروایا بلکہ نوجوان اہل قلم کو تحریک دی کہ وہ بھی اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور پاکستان اور ادب کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ مہمانِ اعزاز جناب محمد حمید شاہد نے کہا کہ پاکستان سے محبت میرے خمیر میں شامل ہے انھوں نے تخلیقی ادب، مصنوعی ذہانت اور آئی ٹی کے حوالے سے گفتگو کی اور نوجوان اہلِ قلم کی تربیت کے لیے دس نکات پیش کیے۔ اُن کا کہنا تھا کہ تخلیقی ادب کے اصولوں کو اپنا کر ہم جدید ٹیکنالوجی سے مدد لے سکتے ہیں اور اس کو آلۂ کار بنا سکتے ہیں۔ جناب سید جمال شاہ نے خطبۂ صدارت میں کہا کہ آرٹ اپنی ہر کیفیت میں جشن ہے۔ انھوں نے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کو اپنے گرد و پیش پر نظر رکھنی چاہیے اور اپنی تہذیبی روایات اور اپنی دھرتی سے جڑے رہنا چاہیے۔ اصل تخلیق موجودہ اور آنے والے زمانے کا عکس ہوتی ہے۔ بہتر تخلیق کے لیے ضروری ہے کہ آپ گہرائی میں مطالعہ اور مشاہدہ کریں۔ تقریب میں اسلام آباد کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ نے بھی شرکت کی اور ہوم اکنامکس سکول اوف آرٹ اینڈ ڈیزائن کی طالبات درودِ نور اور شفائے آئمہ اور ایف سیون ٹو کالج برائے طالبات کی طالبہ حریم راشد نے ملی نغمات بھی پیش کیے۔

مٹی کا قرض:

نسل نو ادبی میلے کی دوسری نشست ”مٹی کا قرض“ کے عنوان سے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ اس نشست کی صدارت جناب جبار مرزا نے کی۔ مہمانان خصوصی میں جناب رحمان حفیظ اور ڈاکٹر خالد خان شامل تھے جب کہ نظامت ڈاکٹر کامران کاظمی نے کی۔

اس نشست میں جناب رحمان حفیظ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت وسائل کی تنگی تھی لیکن آج حالات یکسر مختلف ہیں۔ برے حالات مایوسی کا باعث نہیں بلکہ آگے بڑھنے کا موجب ہوتے ہیں۔ تخلیق کار اپنی تخلیقات کے ذریعے ملک و قوم کی بہتر خدمت کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر خالد خان نے موسمیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے مفصل گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان سر فہرست ہے۔ ادب کے ذریعے لوگوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے شعور دیا جا سکتا ہے۔ آج یوم آزادی پر ہمیں عزم کرنا چاہیے کہ اس دھرتی کی بقا اور ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کے لیے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور سعی کریں گے۔

صاحب صدارت جناب جبار مرزا نے کہا کہ قائد اعظم اس ملک کی بنیاد رکھ گئے تھے اب یہ ہماری ذمے داری ہے۔ اس میں کوئی شبے کی بات نہیں کہ محدود وسائل کے باوجود ہم ایٹمی قوت بن چکے ہیں۔ اگر ہم اپنے حصے کا کام کرتے رہیں تو پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

تربیتی ورکشاپس:

نسل نو ادبی میلے کے سلسلے کا چوتھا اجلاس چار متوازی تربیتی ورکشاپوں پر مشتمل تھا جو صرف رجسٹرڈ نوجوانوں کے لیے تھیں۔

پہلی ورک شاپ ”علم عروض“ کے عنوان سے اکادمی کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی جس کے تربیت کار معروف شاعر اور استاد ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، صدر شعبۂ اردو علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد تھے۔ بطور مہمان جناب قیوم طاہر، جناب سید ابرار حسین، جناب منظر نقوی، جناب شاہد زمان، جناب رحمان حفیظ اور محترمہ ناہید قمر اس ورک شاپ میں شریک ہوئے، جنھوں نے اپنے علمی تجربات کی بنیاد پر نوجوان اہل قلم کی تربیت بھی فرمائی۔ ”علمِ عروض“ کی ورک شاپ دوسرے دن کے ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد ہی نے تربیت کار کے فرائض انجام دیے۔ ورکشاپ کی خاص بات ڈاکٹر سعید احمد اور ڈاکٹر روش ندیم کی بطور مہمان شرکت تھی، جنھوں نے عروض کے فنی پہلوؤں پر گفتگو کی اور نوجوانوں کے سوالات کے مدلل جوابات دیے۔

نسل نو ادبی میلے کی دوسری ورک شاپ تخلیقی نثر نگاری (الف) کے عنوان کے تحت اکادمی کے

نسل نو ادبی میلے کی دوسری نشست ”مٹی کا قرض“ میں مقررین اظہار خیال کر رہے ہیں

ورک شاپ "علم عروض"، پہلا دن

ورک شاپ "علم عروض"، دوسرا دن

ورک شاپ "تخلیقی نثر نگاری (الف)"، پہلا دن

ورک شاپ "تخلیقی نثر نگاری (الف)"، دوسرا دن

ورک شاپ "تخلیقی نثر نگاری (ب)"، پہلا دن

ورک شاپ "تخلیقی نثر نگاری (ب)"، دوسرا دن

ورک شاپ "ترجمہ نگاری"، پہلا دن

ورک شاپ "ترجمہ نگاری"، دوسرا دن

کمیٹی روم نمبر 1 میں منعقد ہوئی، جس کے تربیت کار معروف استاد، محقق، مترجم اور نقاد ڈاکٹر شیراز دستی تھے۔ مہمان شخصیات میں جناب عبدالوحید رانا اور جناب اقبال حسین افکار شامل تھے، جنھوں نے اپنے علمی تجربات کی بنیاد پر نوجوانوں کی تربیت کی اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ ورک شاپ کے دوسرے روز محترمہ فریدہ حفیظ، جناب سعید اختر ملک اور محترمہ نعیم فاطمہ علوی جیسے اہم ادیبوں نے شرکت کی، جنھوں نے نوجوان قلم کاروں کو نثر میں تخلیقی اظہار کے اسرار و رموز سے آگاہ کیا۔

نسل نو ادبی میلے کی تیسری ورک شاپ "تخلیقی نثر نگاری" (ب) کے عنوان کے تحت اکادمی کے میوزیم ہال میں منعقد ہوئی، جس کے تربیت کار معروف استاد، نقاد اور مدیر ڈاکٹر قاسم یعقوب تھے جب کہ بطور مہمان جناب تبسم ریحان ورک شاپ میں شریک ہوئے۔ انھوں نے نوجوانوں کے سوالات کے جوابات دیے اور تخلیقی نثر نگاری کے حوالے سے ان کی تربیت بھی فرمائی۔ ورک شاپ کے دوسرے روز جناب سلمان باسط، جناب عاطف علیم، محترمہ فریدہ حفیظ، ڈاکٹر کامران کاظمی اور ڈاکٹر صلاح الدین درویش نے بطور مہمان شرکت کی اور نوجوان لکھنے والوں سے تخلیق، اسلوب اور تجربے کے حوالے سے فکر انگیز گفتگو کی۔

نسل نو ادبی میلے کی چوتھی متوازی ورک شاپ "ترجمہ نگاری" کے موضوع پر اکادمی کے کمیٹی روم نمبر ۲ میں منعقد ہوئی۔ اس ورک شاپ کی تربیت کار معروف استاد، فکشن نگار اور نقاد ڈاکٹر حمیرا اشفاق تھیں۔ مہمان شخصیات کی حیثیت سے جناب ارشد وحید، جناب حارث خلیق، ڈاکٹر فرخ ندیم اور جناب پناہ بلوچ نے ورک شاپ میں شرکت کی۔ انھوں نے ترجمہ نگاری کے حوالے سے نہ صرف اپنے تجربات سے آگاہ کیا بلکہ نوجوانوں کے سوالات کے جواب بھی دیے۔ اس موقع پر ترجمہ کے فن اور اس کی اہمیت پر گفتگو کی گئی اور ترجمہ نگاروں کو درپیش چیلنجز اور مواقع پر روشنی ڈالی گئی۔ ورک شاپ کے دوسرے روز جناب ضیاء الدین نعیم، جناب واحد بخش بزدار، جناب زیف سید اور ڈاکٹر صفدر رشید نے ترجمے کے فکری، ادبی اور لسانی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور نوجوانوں سے براہِ راست مکالمے کے ذریعے ترجمہ نگاری کے مسائل پر گفتگو کی۔

کتابوں کی نمائش:

نسل نَو ادبی میلے میں کتابوں کی نمائش نوجوانوں کی دل چسپی کا مرکز رہی، جہاں ادب دوست طلبا و طالبات نے مختلف اصناف کی کتابیں بصد شوق دیکھیں اور خریدیں۔ یہ منظر مطالعے سے دل چسپی اور فکری بیداری کے خوش گوار رجحان کا غماز تھا۔

نسل نو ادبی میلے کے دوران کتابوں کی نمائش

اکادمی کے زیرِ اہتمام ''کل پاکستان ملی مشاعرہ'' میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں، جناب اورنگزیب خان کھچی، وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور جناب اسد رحمان گیلانی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت بھی مشاعرے میں شریک ہیں

کل پاکستان ملی مشاعرہ:

اسلام آباد (12 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ''کل پاکستان ملی مشاعرہ'' 12 اگست 2025 کی شام کو فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ مشاعرے کی صدارت محترمہ زہرا نگاہ نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض جناب محبوب ظفر نے انجام دیے۔ کلام پیش کرنے والے شعرائے کرام میں جناب مرتضی برلاس، جناب انور مسعود، جناب افتخار عارف، جناب سحر انصاری، ڈاکٹر احسان اکبر، جناب انور شعور، جناب جلیل عالی، جناب نذیر قیصر، محترمہ یاسمین حمید، جناب صابر ظفر، جناب نذیر تبسم، ڈاکٹر وحید احمد، جناب عباس تابش، جناب بیرم غوری، جناب اختر عثمان اور محترمہ حمیدہ شاہین کے اسمائے گرامی شامل تھے۔

جناب اورنگزیب خان کھچی، وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور جناب اسد رحمان گیلانی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے کل پاکستان ملی مشاعرے میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ نسل نو ادبی میلے کے شرکا نے بھی کل پاکستان ملی مشاعرے میں شرکت کی اور عصر حاضر کے ممتاز شعرا کو سنا اور دیکھا۔

صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ابتدائی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ملک بھر کے معزز و معتبر شعرائے کرام آج اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان تمام نوجوانوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو ملک کے دور دراز علاقوں سے آ کر اس دو روزہ ادبی میلے میں شریک ہوئے اور اس تاریخی اور یادگار مشاعرے کا حصہ بنے۔ میں تمام شرکا کو خوش آمدید کہتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ سب اس یادگار اور تاریخی مشاعرے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ آغاز سے اختتام تک سامعین کی دلچسپی اور جوش و خروش برقرار رہا۔ اختتام پر جناب اورنگزیب خان کھچی اور جناب اسد رحمان گیلانی نے تمام شعرائے کرام سے فرداً فرداً ملاقات کی اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

نئی نسل کے نمائندہ تخلیق کاروں سے مکالمہ:

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ ''نسل نَو ادبی میلہ'' (۲۰۲۵) کے دوسرے روز کا پانچواں اجلاس ''نئی نسل کے نمائندہ تخلیق کاروں سے مکالمہ'' کے عنوان سے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ اس نشست میں ملک کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے نوجوان قلم کاروں نے شرکت کی، جن میں جناب حمزہ شیخ، جناب سرمد سروش، ڈاکٹر فاخرہ نورین، ڈاکٹر صنوبر الطاف، جناب سعید شارق، جناب خوشحال ناظر، جناب محمد جمیل اختر، محترمہ فاطمہ عثمان اور جناب ذیشان حیدر شامل تھے جب کہ نظامت کے فرائض جناب منیر فیاض نے ادا کیے۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ ''نسل نَو ادبی میلہ'' (۲۰۲۵) کے دوسرے روز کا پانچواں اجلاس ''نئی نسل کے نمائندہ تخلیق کاروں سے مکالمہ'' کے عنوان سے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ اس نشست میں ملک کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے نوجوان قلم کاروں نے شرکت کی، جن میں جناب حمزہ شیخ، جناب سرمد سروش، ڈاکٹر فاخرہ نورین، ڈاکٹر صنوبر الطاف، جناب سعید شارق، جناب خوشحال ناظر، جناب محمد جمیل اختر، محترمہ فاطمہ عثمان اور جناب ذیشان حیدر شامل تھے جب کہ نظامت کے فرائض جناب منیر فیاض نے ادا کیے۔

اس اجلاس کا مقصد نئی نسل کے ادیبوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا جہاں وہ نہ صرف اپنی تخلیقی جہتوں پر گفتگو کریں، بلکہ ہم عصر ادبی رجحانات پر تنقیدی مکالمہ بھی کریں۔ چناں چہ شرکا نے تخلیق کے آغاز اور اس کے ارتقا پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ ہر تخلیق کار کا اپنا اسلوب اور زبان ہوتی ہے۔ تخلیق کے سفر میں مشکلات اور رکاوٹیں قدرتی ہیں، تاہم نوجوانوں کو یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ تخلیق کے عمل میں جتنا بھی وقت گزاریں، اسے اپنی ذاتی تجربات اور مشاہدات سے جوڑیں۔ انھوں نے بتایا کہ تخلیق کو محض باہر کی دنیا سے بچنے یا اثر انداز ہونے کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ یہ ایک داخلی، خود ساختہ دنیا کی تخلیق کا عمل ہے جہاں تخلیق کار کی مرضی اور جذبات کی آزادی ہو۔ نوجوانوں کو یہ نصیحت بھی کی گئی کہ اپنی تخلیقی شناخت برقرار رکھیں اور اپنی اصل سے جڑے رہیں، کیوں کہ یہی وہ عنصر ہے جو کسی تخلیق کو حقیقی بامعنی اور پائیدار بناتا ہے۔ یہ اجلاس نہ صرف فکری تبادلۂ خیال کا ایک خوب صورت منظر نامہ پیش کرتا رہا، بلکہ نئی نسل کی ادبی بصیرت اور فکری پختگی کا آئینہ دار بھی ثابت ہوا۔ اکادمی کے اس پلیٹ فارم پر نوجوان تخلیق کاروں کی یہ موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اردو ادب کا مستقبل پُر امید ہاتھوں میں ہے۔

''نئی نسل کے نمائندہ تخلیق کاروں سے مکالمہ'' کے سٹیج کا منظر اور شرکا

تقسیمِ اسناد اور اختتامی اجلاس:

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ دو روزہ "نسل نو ادبی میلہ" ایک با معنی اور پُر وقار اختتامی اجلاس کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچا، جس میں جڑواں شہروں کے نمایاں اہل قلم اور اکابرین کے ساتھ اسلام آباد، راول پنڈی، لاہور، ملتان، بہاولپور، خوشاب، راجن پور، ڈی جی خان، ڈی آئی خان، مالاکنڈ، چترال، بھکر، بالاکوٹ، کشمیر، پشاور، فتح جنگ، جھنگ، اٹک، کشمور، بہاولنگر، ایبٹ آباد، سیالکوٹ، نوشہرہ، گلگت اور کوئٹہ و دیگر شہروں سے تشریف لانے والے ادبی میلے کے شرکا کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ اجلاس اگرچہ رسمی لحاظ سے کسی سلسلے کا اختتام تھا، لیکن فکری سطح پر ایک ایسے مکالمے کا آغاز، جس میں نئی نسل کی آواز سننے اور سمجھنے کی سعی کی گئی۔ تقریب کی صدارت ممتاز سیاسی وسماجی شخصیت، دانشور، ادیب اور رکن قومی اسمبلی محترمہ مہتاب اکبر راشدی نے کی، جب کہ معروف دانش ور اور فکشن نگار جناب حفیظ خان مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مہناز انجم نے نہایت سلیقے سے انجام دیے۔

سب سے پہلے، نسل نو کی نمائندہ کی حیثیت سے، محترمہ یاسرا ثانی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جنھوں نے میلے کی تخلیقی نثر نگاری کی ورک شاپ میں شرکت کی تھی۔ انھوں نے اس میلے کو نہ صرف اپنی بلکہ تمام شرکا کی کامیابی قرار دیا اور اس کی وجہ سے ان کی شخصیت میں در آنے والی تبدیلیوں پر گفتگو کی۔ اپنی گفتگو کا اختتام انھوں نے اپنی ہی غزل سے کیا۔ مہمانِ خصوصی جناب حفیظ خان نے اپنے شان دار اور قابل غور وخوض خطبے میں اکادمی کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اکادمیِ ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام "نسل نو ادبی میلہ" محض ایک تقریب نہیں بلکہ ایک فکری تحریک کا آغاز ہے۔ اکادمیِ ادبیاتِ پاکستان نے "نسل نو ادبی میلہ" کے ذریعے ایک ایسا سلسلہ شروع کیا ہے جو صرف ایک سالانہ تقریب نہیں بلکہ نسل در نسل ادب اور ثقافت کی منتقلی کا مستقل منصوبہ ہے۔ اکادمی کا مقصد نوجوانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ ان کا تخلیقی اظہار صرف ذاتی شوق نہیں بلکہ قومی ثقافتی ورثے کی تعمیر کا حصہ ہے، اور اس کے لیے انھیں سنجیدہ مکالمے اور تخلیقی تربیت کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس میلے نے نوجوانوں کو وہ پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں وہ سننے، بولنے، لکھنے اور مکالمہ کرنے کے ذریعے ادب کے قریب آ سکیں۔ انھوں نے کہا کہ نئی نسل کا ادب سے فاصلہ ان کی عدم دلچسپی نہیں، بلکہ وہ خلا ہے جو ہم بڑوں نے پیدا کیا ہے، جب ہم نے علم بانٹنے کے بجائے اسے اپنے ساتھ دفن کرنا شروع کر دیا۔ اسی رویے کو بدلنے کے لیے اکادمی نے نوجوانوں کو شریکِ گفتگو بنایا، ان کی رائے کو اہمیت دی اور انھیں وارثِ علم و روایت تسلیم کیا۔ انھوں نے صدر نشین اکادمی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر نجیبہ عارف کی وژنری قیادت نے ثابت کیا کہ ریاستی ادارے بھی فکری انقلاب کے مراکز بن سکتے ہیں۔ یہ میلہ ایک پل ہے، پرانی اور نئی نسل کے درمیان، جہاں تجربہ اور توانائی مل کر ہمارے ادب اور ثقافت کا روشن مستقبل تعمیر کرتے ہیں۔ جناب حفیظ خان کے خطاب کا اختتام اس عہد پر ہوا کہ بزرگ اپنی جگہ نوجوانوں کو دیں گے اور نوجوان ادب کو صرف کتابوں تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ انھیں زندگی کا حصہ بنائیں گے، محسوس کریں گے، جئیں گے اور بانٹیں گے۔

خطبۂ صدارت میں محترمہ مہتاب اکبر راشدی نے نوجوانوں کے جذبے، شوق اور فکری حساسیت کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ پُر یقین ہیں کہ اس میلے نے نوجوانوں کو نہ صرف کچھ سکھایا بلکہ سوچنے کا سامان بھی مہیا کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم شاید اپنی نئی نسل کو وہ سب کچھ نہ دے سکے ہوں جس کی وہ مستحق تھی، لیکن ہم ان سے یہ امید ضرور رکھتے ہیں کہ وہ مستقبل کے معمار بنیں گے، ملک وقوم کی سمت نمائی کریں گے، اور ترقی و استحکام میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے نوجوان اس عہد کے تقاضے ہم سے بہتر جانتے ہیں، اس لیے ہمیں ان سے سیکھنے میں عار نہیں ہونی چاہیے۔ انھوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ جدید علوم سیکھیں، پاکستانی زبانوں سے محبت کریں اور ایک دوسرے کی تہذیب و ثقافت کی عزت کریں۔ صدر نشین اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے خطاب میں "نسل نو ادبی میلے" کی معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ میلہ محض ایک ادبی سرگرمی نہیں بلکہ ایک ایسا فکری پلیٹ فارم تھا جہاں نوجوانوں کو مکالمے، تخلیقی اظہار اور فکری آزادی کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ انھیں خوشی ہے کہ نوجوانوں نے اس موقعے کو صرف استعمال نہیں کیا، بلکہ اپنے جوہر بھی دکھائے۔ انھوں نے محترمہ مہتاب اکبر راشدی، جناب حفیظ خان، ڈاکٹر مہناز انجم، اہلِ قلم، شرکائے اجلاس اور ملک کے دور دراز علاقوں سے ذاتی وسائل پر آنے والے نوجوانوں کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ نوجوان تخلیق کار نورالدین ظہیر اور ان کے والدین کو سلوٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ جناب نورالدین ظہیر کی علمی اور ادبی تربیت میں صرف ان کی اپنی صلاحیت شامل نہیں بلکہ اس میں ان کے والدین کا بھی نمایاں حصہ ہے جنھوں نے ان کی تربیت اس انداز میں کی کہ وہ آج دوسروں کو اپنی شخصیت سے متاثر کر رہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ادب جب نسل در نسل منتقل ہوتا دکھائی دے، تو یقین تازہ ہو جاتا ہے۔ تقریب کے آخر میں ان نوجوانوں میں اسناد تقسیم کی گئیں جنھوں نے "علمِ عروض"، "تخلیقی نثر نگاری" (الف و ب) اور "ترجمہ نگاری" کے موضوعات پر منعقدہ ورکشاپس میں شرکت کی۔ ہر ورک شاپ میں بہترین کارکردگی دکھانے پر جناب شہباز سرور (علمِ عروض)، محترمہ فائزہ ارشد، جناب محمد طفیل (تخلیقی نثر نگاری الف اور ب)، جناب محمد عثمان (ترجمہ نگاری) اور جناب نورالدین ظہیر کو خصوصی اسناد سے نوازا گیا۔ آخر میں صدر نشین اکادمی نے مہمانانِ گرامی کو اکادمی کی مطبوعات پر مشتمل منتخب کتب بطور تحفہ پیش کیں۔ جناب نورالدین ظہیر نے بھی مہمانانِ گرامی کو اپنی کتب پیش کیں۔ یہ میلہ صرف ایک ادبی تقریب نہیں، بلکہ نئی نسل کی آواز کو سراہنے، ان کی سوچ کو سمجھنے اور ان کے خوابوں کو معتبر بنانے کی ایک بامعنی کوشش تھی۔ یہاں نوجوان محض سامع نہیں، بلکہ مکالمے کے بھرپور شریک تھے۔ "نسل نو ادبی میلہ" نے واضح کر دیا کہ یہ نسل ادب کی وارث ہی نہیں، بلکہ ایک ایسی روشنی ہے جو ہمارے مستقبل کو روشن کرے گی۔

اختتامی اجلاس کے سٹیج کا منظر

چاروں ورکشاپس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے نوجوانوں کو اسناد دی جا رہی ہیں

مختلف ورکشاپس میں حصہ لینے والے نوجوانوں کا مہمانوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

روسی افسانوں کے اردو ترجمے کی کتاب ''روس کی منتخب کہانیاں'' کی تقریبِ رونمائی

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام شائع کی گئی یہ کتاب پاکستان و روس کے درمیان ادبی و ثقافتی روابط کو فروغ دینے کی ایک اہم کاوش ہے

مقررین نے کہانیوں کی ادبی اور ثقافتی اہمیت، موضوعاتی تنوع، بیانیہ اسلوب اور جنوبی ایشیائی حسیت سے قربت پر روشنی ڈالی تقریب میں اہم ادبی، ثقافتی اور سفارتی شخصیات شریک ہوئیں

''روس کی منتخب کہانیاں'' تقریب میں روس کے سفیر جناب البرٹ خوروف اظہارِ خیال کر رہے ہیں
جب کہ ڈاکٹر مجاہد مرزا، جناب افتخار عارف اور ڈاکٹر نجیبہ عارف بھی سٹیج پر موجود ہیں

اسلام آباد (15 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان میں منگل 15 جولائی 2025ء کو روسی افسانوں کے اردو ترجمے کی کتاب ''روس کی منتخب کہانیاں'' کی ایک پُروقار تقریبِ رونمائی منعقد ہوئی۔ یہ کتاب حال ہی میں اکادمی کی جانب سے شائع کی گئی ہے اور پاکستان و روس کے درمیان ادبی و ثقافتی روابط کو فروغ دینے کی ایک اہم کاوش ہے۔ تقریب کی صدارت معروف شاعر اور دانشور جناب افتخار عارف نے کی، جب کہ مہمانِ خصوصی روس کے سفیر جناب البرٹ خوروف تھے۔ اکادمی کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ کلمات ادا کیے اور ادبی سفارت کاری اور ثقافتی مکالمے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ عالمی ادب کا پاکستانی زبانوں میں ترجمہ قارئین کو سرحدوں سے ماورا کر کے ایک دوسرے سے جوڑنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اُنھوں نے تجویز دی کہ پاکستانی کہانیوں کا انتخاب بھی روسی زبان میں ترجمہ کر کے روس کے ہم منصب ادارے سے شائع کیا جائے۔ اُنھوں نے الماس حیدر نقوی کی اس تقریب کے انعقاد میں کاوشوں کو سراہا۔ روسی سفیر جناب البرٹ خوروف نے اپنے خطاب میں اس ادبی کاوش کو سراہا اور کہا کہ ادب اقوام کے درمیان باہمی تفہیم کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اُنھوں نے روسی افسانوں کی تاریخی گہرائی اور جذباتی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے، انھیں اردو قارئین تک پہنچانے پر پاکستانی مترجمین کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے اکادمی ادبیات اور اس کے روسی ہم منصب ادارے کے مابین باقاعدہ تعاون شروع کرانے کا بھی عندیہ دیا۔ صدرِ مجلس جناب افتخار عارف نے روسی فکشن کے پاکستانی ادب پر اثرات اور ہر دو ممالک کے ادبی روابط پر روشنی ڈالی۔ کتاب کے مترجم ڈاکٹر مجاہد مرزا نے ترجمے کے تجربات اور اس کے پس منظر پر گفتگو کی۔ تقریب سے دیگر معزز اہلِ قلم نے بھی خطاب کیا، جن میں ڈاکٹر لُدملہ واسیلیوا (اردو ادب پر روسی محققہ)، ڈاکٹر اسما نوید، جناب زاہد کاظمی اور جناب الماس حیدر نقوی شامل تھے۔ مقررین نے کہانیوں کی ادبی اور ثقافتی اہمیت، موضوعاتی تنوع، بیانیہ اسلوب اور جنوبی ایشیائی حسیت سے قربت پر روشنی ڈالی۔ تقریب کی نظامت جناب منیر فیاض نے کی۔ تقریب میں ادبی، ثقافتی، انتظامی اور سفارتی برادری کے اہم افراد نے شرکت کی۔

صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، روس کے سفیر جناب البرٹ خوروف کو کتابوں کا
تحفہ پیش کر رہی ہیں جب کہ دوسری طرف ایوان اعزاز کا دورہ کرایا جا رہا ہے

عالمی یومِ ترجمہ کے موقع پر ولندیزی ادب کے کلاسیکی ناول ''میکس ہافلار'' کے اُردو ترجمے کا اجرا

''میکس ہافلار'' کا شمار نہ صرف ولندیزی ادب کے عظیم شہ پاروں میں ہوتا ہے بلکہ اب یہ ناول عالمی کلاسیکی ادب کا بھی ایک اہم حصہ بن چکا ہے

اکادمی کے زیرِ اہتمام ترجمہ ہونے والے اس ناول کے بہت سی بین الاقوامی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جب کہ مختلف زبانوں میں فلمایا بھی جا چکا ہے

اسلام آباد (30 ستمبر 2025): عالمی یومِ ترجمہ کے موقعے پر اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے دارالترجمہ سے ولندیزی ادب کے کلاسیکی ناول ''میکس ہافلار'' کے اردو ترجمے کا اجرا۔ اکادمی و ادبیات پاکستان کے قیام کا مقصد جہاں ایک جانب پاکستانی زبانوں کے ادب کی ترویج و اشاعت ہے، وہیں یہ بھی اس کے بنیادی فرائض میں شامل ہے کہ بین الاقوامی ادب کو پاکستانی زبانوں میں ترجمہ کرایا جائے، تاکہ پاکستانی قارئین دنیا بھر میں تخلیق ہونے والے ادب سے روشناس ہو سکیں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر اکادمی میں ''دارالترجمہ'' قائم کیا گیا ہے، جس کے تحت اب تک درجنوں کتابیں شائع کی جا چکی ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک اہم پیشکش ولندیزی ادب کے کلاسیکی ناول ''میکس ہافلار'' از مُلتاتولی کا اردو ترجمہ ہے، جس کا اجرا عالمی یومِ ترجمہ کے موقع پر کیا جا رہا ہے۔ اس ناول کے اردو مترجمین جناب غلام احمد بشیر اور جناب فاروق خالد ہیں، جنھوں نے یہ ترجمہ براہِ راست ولندیزی (ڈچ) زبان سے کیا ہے۔ ''میکس ہافلار'' کا شمار نہ صرف ولندیزی ادب کے عظیم شہ پاروں میں ہوتا ہے بلکہ اب یہ ناول عالمی کلاسیکی ادب کا بھی ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اس کی عالمی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے تراجم انگریزی، روسی، فرانسیسی، جرمن، ہسپانوی، اطالوی، چیکوسلواکی، یوگوسلاوی، سلاوِنس، سلاواکس، ترکمانی، اسٹونین، حیڈش، اسچ، سویڈش، پولش، ڈینش، نارویجین، ہنگیرین اور انڈونیشین جیسی اہم زبانوں میں ہو چکے ہیں، جب کہ اس ناول کو چھے سے زائد زبانوں میں فلمایا بھی جا چکا ہے۔ یہ ناول انیسویں صدی کے وسط میں تحریر کیا گیا، جس میں انڈونیشیا میں ولندیزی حکومت کے زیرِ اثر کسانوں اور مزدوروں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ تخلیق نہ صرف نوآبادیاتی نظام بلکہ مابعد نوآبادیاتی مطالعے کے تناظر میں بھی ایک اہم ادبی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

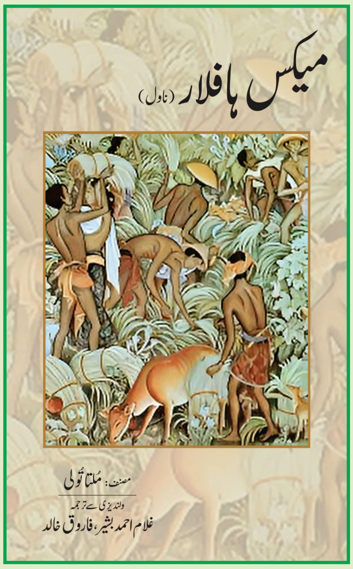

اردو ادب کے نابغۂ روزگار ادیب، مزاح نگار اور براڈ کاسٹر سید احمد شاہ پطرس بخاری کی یاد میں خصوصی نشست

اکادمی کے زیرِ اہتمام ہونے والی اس تقریب کی صدارت سینیٹر عرفان صدیقی نے کی، جبکہ وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ و ثقافت جناب اورنگزیب خان کھچی مہمانِ خصوصی تھے

محترمہ فرح ناز اکبر (پارلیمانی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت) اور جناب اسد رحمان گیلانی (وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت) نے بطور مہمانانِ اعزاز شرکت کی

پطرس بخاری کی یاد میں خصوصی نشست سے سینیٹر عرفان صدیقی، جناب اورنگزیب خان کھچی، محترمہ فرح ناز اکبر، جناب اسد رحمان گیلانی، ڈاکٹر نجیبہ عارف اور جناب سلطان ناصر اظہارِ خیال کر رہے ہیں

اسلام آباد (16 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام اردو ادب کے نابغۂ روزگار ادیب، مزاح نگار، براڈ کاسٹر اور سفارت کار سید احمد شاہ پطرس بخاری کی یاد میں ایک پُر وقار خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ یہ ادبی تقریب اکادمی کے صدر دفتر، پطرس بخاری روڈ، اسلام آباد میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت ممتاز دانشور، ادیب اور سینیٹر عرفان صدیقی نے کی، جبکہ وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ و ثقافت جناب اورنگزیب خان کھچی مہمانِ خصوصی تھے۔ تقریب میں محترمہ فرح ناز اکبر (پارلیمانی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت) اور جناب اسد رحمان گیلانی (وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت) نے بطور مہمانانِ اعزاز شرکت کی۔ یہ یادگار تقریب اکادمی کے کانفرنس ہال کی تزئین نَو کے افتتاح بدستِ سینیٹر عرفان صدیقی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ مہمانوں نے پطرس بخاری کے فن و شخصیت نیز علمی ادبی اداروں کی افادیت کے حوالے سے گفتگو کی۔ استقبالیہ کلمات میں ڈاکٹر نجیبہ عارف (صدر نشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان) نے پطرس بخاری کی علمی، ادبی اور سفارتی خدمات پر روشنی ڈالی جس میں ان کے طنز و مزاح کے اسلوب، فکری گہرائی اور زبان و بیان پر عبور کا سیر حاصل جائزہ پیش کیا۔ انھوں نے سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کا شکریہ ادا کیا جن کی طرف سے جاری کیے گئے فنڈز سے کانفرنس ہال کی شایانِ شان تزئین نو ہوئی۔ انھوں نے علمی ادبی اداروں خصوصاً اکادمی ادبیات کی سرپرستی کرنے پر سینٹر عرفان صدیقی کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ سینٹر عرفان صدیقی نے اردو طنز و مزاح میں پطرس بخاری اور فرحت اللہ بیگ کی ادبی خدمات کا تقابلی تجزیہ پیش کیا، نیز پطرس بخاری کی زندگی کے یادگار واقعات سنائے۔ انھوں نے کانفرنس ہال کی شایانِ شان تزئین اور پطرس بخاری جیسے بڑے ادیب کی یاد میں تقریب منعقد کرنے پر اکادمی کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے حکومت کی طرف سے علمی ادبی اداروں کی بقا کی یقین دہانی کرائی اور ان کی سرپرستی جاری رکھنے کا وعدہ کیا۔ اکادمی کی یہ تقریب ایک جداگانہ رنگ کی حامل تھی جس کے دو حصے خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ ایک تو پطرس بخاری کے مشہور مضمون "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" پر مبنی ایک ڈرامائی تشکیل تھی، جسے سوانگ تھیٹر نے فنکارانہ انداز میں پیش کیا، جسے شرکاء نے بے حد سراہا۔ وفاقی وزیر جناب اورنگ زیب کھچی تو اِس درجہ متاثر ہُوئے کہ انھوں نے اسی وقت خصوصی انعام کا اعلان کر دیا۔ دوسرا اہم حصہ ایک مکالمے پر مشتمل تھا جس میں پطرس بخاری کے پوتے جناب ایاز بخاری سے ڈاکٹر فرخ ندیم نے گفتگو کی۔ مکالمے میں پطرس بخاری کی شخصیت، ان کے فن، اور ان کی سفارت کاری سے متعلق یادگار معلومات فراہم کی گئیں۔ نیز پطرس بخاری کے قابلِ فخر سفرِ حیات پر ڈاکومنٹریز بھی پیش کی گئیں۔ یہ نشست نہ صرف پطرس بخاری کی یاد تازہ کرنے کا ذریعہ بنی بلکہ نئی نسل کو اردو ادب کی مزاح نگاری کے اعلیٰ معیار سے روشناس کرانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ تقریب میں پطرس بخاری کے خاندان کے افراد سمیت علمی ادبی خواتین و حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

پطرس بخاری کے مشہور مضمون "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" پر مبنی ڈراما پیش کیا جا رہا ہے

پطرس بخاری کے پوتے جناب ایاز بخاری سے ڈاکٹر فرخ ندیم گفتگو فرما رہے ہیں

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ہئیتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا چونتیسواں اجلاس

اجلاس کا مرکزی ایجنڈا اکادمی کے فنڈز کی ترتیب وتقسیم تھی، تاہم ادبی تقاریب، مطبوعات، تراجم، بینُ الاقوامی ادبی روابط اور دیگر امور بھی زیرِ بحث لائے گئے

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ہئیتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کے چونتیسواں اجلاس کا منظر

اسلام آباد (24 جولائی 2025): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ہئیتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا چونتیسواں اجلاس 24 جولائی 2025 کو ڈاکٹر نجیبہ عارف (صدرنشین اکادمی وصدرنشین ہئیتِ حاکمہ) کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ اجلاس کا مرکزی ایجنڈا اکادمی کے رواں مالی سال کی مدّات اور ذیلی مدّات میں فنڈز کی ترتیب وتقسیم تھی۔ تاہم اکادمی کے دیگر معاملات بشمول ادبی تقاریب، نسلِ نَو کی شمولیت، مطبوعات، تراجم، بینُ الاقوامی ادبی روابط، نئے ذیلی دفاتر کھولنے کے امکان وغیرہ پر بھی سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اجلاس میں نظامت کے فرائض اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان محمد نواز ناصر نے انجام دیے جو بلحاظِ عہدہ بورڈ آف گورنرز کے سیکریٹری بھی ہیں۔ اجلاس کے بعد معزز اراکین نے اکادمی کے شیخ ایاز کانفرنس ہال کا دَورہ کیا جس کی حال ہی میں شایانِ شان تزئین نَو ہوئی ہے۔ ہئیتِ حاکمہ کے اراکین نے اِس جمالیاتی تزئین و آرائش اور شائقین ادب کے لیے نئی سہولتوں کو سراہا۔ جن معزز اراکین نے اجلاس میں شرکت کی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ڈاکٹر نجیبہ عارف (چیئرپرسن، اکادمی ادبیاتِ پاکستان/ چیئرپرسن بلحاظ عہدہ)، جناب سبینو سکندر جلال (سینئر جوائنٹ سیکریٹری، نمائندہ قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، بلحاظ عہدہ)، جناب صحبت علی تالپور (جوائنٹ سیکرٹری، نمائندہ وزارتِ خزانہ، بلحاظ عہدہ)، جناب نذیر حسین (ڈائریکٹر جنرل، کوآرڈینیشن، نمائندہ ہائر ایجوکیشن کمیشن)، ڈاکٹر گلزار جلال (نمائندہ حکومت خیبر پختونخوا) (آن لائن)، ڈاکٹر محمد اسحاق سمیجو (نمائندہ حکومت سندھ)، ڈاکٹر زینت ثناء بلوچ (نمائندہ حکومت بلوچستان)، جناب اختر عثمان (نمائندہ وفاقی علاقہ جات)، ڈاکٹر صغریٰ صدف (نمائندہ پنجابی زبان)، جناب احسان شاہ (نمائندہ حکومت گلگت بلتستان) (آن لائن)، جناب حارث خلیق (نمائندہ انگریزی زبان) (آن لائن)، جناب مبین مرزا (نمائندہ اُردو زبان)، ڈاکٹر منظور علی ویسریو (نمائندہ سندھی زبان)، محترمہ کلثوم زیب (نمائندہ پشتو زبان)، ڈاکٹر ضیاء الرحمان بلوچ (نمائندہ بلوچی زبان) (آن لائن)، ڈاکٹر سعدیہ کمال (نمائندہ سرائیکی زبان) (آن لائن)، جناب افضل مراد (نمائندہ براہوئی زبان) (آن لائن)، جناب سید محمد ماجد شاہ (نمائندہ ہندکو زبان)، جناب محمد قاسم نسیم (نمائندہ شینا/بلتی/کھوار زبان)، جناب سلطان محمد نواز ناصر (ڈائریکٹر جنرل اکادمی، ممبر/ سیکرٹری بلحاظ عہدہ)، جناب عباس تابش (نمائندہ حکومت پنجاب) اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔

اکادمی اور پلانٹ پلَس کے مابین ماحولیاتی شعور پر مبنی ادب کے فروغ کے لیے مفاہمتی معاہدہ

اشتراک کا مقصد پاکستان کے ادبی منظرنامے میں ماحولیاتی بیانیے کو مؤثر طور پر شامل کرتے ہوئے ادیبوں، شاعروں اور اساتذہ کو متحرک کرنا ہے

ادب عوامی شعور کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، ڈاکٹر نجیبہ عارف، کہانی سنانا موسمیاتی گفتگو کو مؤثر بنانے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے، ڈاکٹر خالد خان

اسلام آباد (8 جولائی 2025): ادب اور ماحولیاتی/موسمیاتی شعور کی ہم آہنگی کے ایک اہم اقدام کے تحت، پاکستان اکادمی ادبیات اور پلانٹ پلَس نے ایک مفاہمتی یادداشتِ تفاہم پر دستخط کیے تاکہ ادب، داستان گوئی اور تعلیم کے ذریعے موسمیاتی شعور کو اجاگر کیا جاسکے۔ یہ معاہدہ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان، اور ڈاکٹر خالد خان، بانی پلانٹ پلس، کے درمیان اکادمی کے دفتر اسلام آباد میں طے پایا۔ اس اشتراک کا مقصد پاکستان کے ادبی منظرنامے میں ماحولیاتی بیانیے کو مؤثر طور پر شامل کرتے ہوئے، ملک بھر کے ادیبوں، شاعروں اور اساتذہ کو موسمیاتی خواندگی میں کردار ادا کرنے کے لیے متحرک کرنا ہے۔ اس معاہدے میں عوامی شمولیت، تعلیمی اداروں سے اشتراک، اور پالیسی سازی میں ادبی کردار کو فروغ دینے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ایک اہم قدم ماحولیاتی ادبی ذخیرے (کلائمیٹ لٹریچر آرکائیو) کے قیام کا ہے، جو ماحولیاتی مسائل پر مبنی پاکستانی ادب کا کثیر اللسانی ذخیرہ ہوگا۔ اکادمی کے زیرِ اہتمام اگست میں منعقد ہونے والے نسلِ نَو ادبی میلے کے لیے بھی پلانٹ پلَس نے ایک خصوصی نشست کے انعقاد پر آمادگی ظاہر کی ہے جس میں نوجوان اہلِ قلم کو موسمیاتی و ماحولیاتی معاملے کی حساسیت سے آگاہ کیا جائے گا اور ادب کے ساتھ اس کے تعلق پر روشنی ڈالی جائے گی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اس تعاون کو "تخلیقی اور سماجی/شہری ذمہ داری کا بروقت امتزاج" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ادب عوامی شعور کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ڈاکٹر خالد خان نے کہا کہ کہانی سنانا موسمیاتی گفتگو کو مؤثر بنانے اور عمل پر اُبھارنے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ دونوں اداروں کے سربراہوں کے علاوہ اِس پُروقار تقریب میں دیگر افسران بشمول جناب سلطان ناصر (ڈی جی، اکادمی ادبیات)، محترمہ اُمامہ خالد (ڈائریکٹر، پلانٹ پلس)، جناب عاصم بٹ، جناب اختر رضا سلیمی، جناب میر نواز سولنگی، محترمہ رفیقہ نازلی، اور جناب محمد ساجد نے شرکت کی۔ یہ تین سالہ شراکت داری پاکستان میں ثقافتی اور موسمیاتی/ ماحولیاتی پائیداری کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

اکادمی اور پلانٹ پلَس کے مابین ماحولیاتی شعور پر مبنی ادب کے فروغ کے لیے مفاہمتی معاہدہ پر دستخط کے بعد تبادلہ کیا جارہا ہے

اکادمی کے زیر اہتمام قومی مون سون شجر کاری مہم 2025ء کے تحت ''شجر بیاد شہید'' کے عنوان سے تقریب

ڈاکٹر احسان اکبر نے چمنستان ادب، اکادمی میں اپنے شہید فرزند لیفٹیننٹ کمانڈر احمد شہریار شہید کے نام کا پودا لگا رہے ہیں، دوسری جانب شرکا کے ہمراہ گروپ فوٹو

اسلام آباد (5 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام قومی مون سون شجر کاری مہم ۲۰۲۵ء کے تحت ''شجر بیاد شہید'' کے عنوان سے شجر کاری کی ایک تقریب منعقد کی گئی، جس میں معروف شاعر اور دانش ور ڈاکٹر احسان اکبر نے چمنستان ادب، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں اپنے شہید فرزند لیفٹیننٹ کمانڈر احمد شہریار شہید کے نام کا پودا لگایا۔ احمد شہریار شہید پاکستان نیوی کے پائلٹ تھے۔ 1999ء میں جنگی مشقوں کے لیے جاتے ہوئے ان کے جہاز کے تمام انجن بند ہو گئے جس کے سبب وہ گوادر اور پسنی کے درمیان پانی میں لاپتہ ہو گئے۔ چار ماہ بعد ان کا جسدِ خاکی ملا جو شہادت کے باوجود بالکل درست حالت میں تھا۔ انھی کی یاد میں ڈاکٹر احسان اکبر نے شجر کاری کی۔ بعد از شجر کاری حاضرین نے شہید کے لیے دعا کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی، خوش حالی، استحکام اور قومی یک جہتی کے لیے بھی اجتماعی دعا مانگی۔ اس موقعے پر نامور اہلِ قلم بھی موجود تھے۔ صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ڈاکٹر احسان اکبر اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

اکادمی کے زیر اہتمام قومی مون سون شجر کاری مہم 2025ء کے تحت ''زمین کی بیٹیاں'' کے عنوان سے تقریب

اسلام آباد (11 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام قومی مون سون شجر کاری مہم ۲۰۲۵ء کے سلسلے میں ایک تقریب بعنوان ''زمین کی بیٹیاں'' منعقد ہوئی، جسے دو مراحل میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں راولپنڈی اسلام آباد کی نامور خواتین اہل قلم نے معروف شاعرہ، کالم نگار اور نسائی ادب کی انتہائی معتبر آواز محترمہ کشور ناہید کی قیادت میں اکادمی ادبیات پاکستان کے ''چمنستانِ ادب'' میں پودا لگایا اور پاکستانی ادب کی زرخیزی اور ادبا کے لیے دعا کی۔ دوسرے مرحلے میں ''زمین کی بیٹیاں'' کے موضوع پر خصوصی لیکن غیر رسمی نشست کا اہتمام تھا۔ یہاں ''زمین کی بیٹیاں'' سے مراد وہ باوقار، باشعور اور باہمت خواتین اہلِ قلم ہیں جو اپنی تحریروں کے ذریعے معاشرے میں فکری، تہذیبی اور سماجی شعور کو فروغ دیتی ہیں۔ یہ خواتین زمین کی طرح پُراثر اور زرخیز ہیں، جو اپنے لفظوں سے زندگی کے بیج بوتی ہیں۔ گویا یہ دھرتی کی وہ بیٹیاں ہیں، جو لفظوں سے فکری شجر کاری کرتی ہیں۔ انھی کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے تقریب کی خصوصی نشست کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترمہ کشور ناہید صاحبہ نے کی جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر بی بی امینہ نے انجام دیے۔ نشست میں جن خواتین اہل قلم نے اشجار، ماحول اور فطرت سے متعلق اپنا کلام پیش کیا، ان میں محترمہ کشور ناہید، محترمہ پروین طاہر، ڈاکٹر نجیبہ عارف، محترمہ محمودیہ غازیہ، محترمہ سبینیونس، محترمہ افشاں عباسی، محترمہ در شہوار توصیف، ڈاکٹر ثمینہ تبسم، ڈاکٹر مہناز انجم اور ڈاکٹر شیراز فضل داد کے اسمائے گرامی شامل ہیں جب کہ محترمہ قیصرہ علوی، محترمہ فریدہ حفیظ، پروفیسر ڈاکٹر مارسیا ہرمنسن اور محترمہ سائرہ علوی نے موقعے کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ محترمہ کشور ناہید نے ''زمین کی بیٹیاں'' کے انعقاد پر صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسی نشست کا اہتمام یقیناً فرحت بخش ہے جس کے ذریعے ہم اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہوئے ان تمام دلی کیفیات کا اظہار کر رہے ہیں جو اب تک ہمارے دلوں میں محفوظ تھیں۔ اس طرح کی نشستوں سے لوگوں میں درخت اور پودے لگانے کا شعور اجاگر ہوگا اور ان کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔ انھوں نے مزید درخت لگانے اور پرانے درختوں کو محفوظ کرنے پر بھی زور دیا اور کہا کہ ایسا کرنا ہم سب کی ذمے داری ہے۔ محترمہ قیصرہ علوی نے صدر نشین اکادمی کی انتظامی صلاحیتوں کی داد دی اور کامیاب تقریب کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ محترمہ فریدہ حفیظ نے تقریب کے انعقاد کو سراہا اور خواتین اہل قلم کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا کہ یقیناً ایسی کوئی بھی بات نہیں جو خواتین کے بس میں نہ ہو آج کی خاتون سب کر سکتی ہے۔ امریکا کی پروفیسر ڈاکٹر مارسیا ہرمنسن نے احادیث کی روشنی میں درخت لگانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی جب کہ معروف نظم نگار محترمہ پروین طاہر نے کہا کہ عورت اور شجر کاری کا بڑا گہرا اور پرانا تعلق ہے صدر نشین اکادمی نے ایسی تقریب منعقد کر کے نہ صرف شجر کاری سے ہمارا تعلق یاد دلایا ہے بلکہ ہمیں ہماری ذمے داریوں کا احساس بھی دلایا ہے۔ اس تقریب میں جن حضرات نے شرکت کی ان میں جناب طاہر راٹھور، جناب خرم صدیقی، جناب سعید خٹک اور جناب احسان بلوچ شامل تھے۔ جناب طاہر راٹھور نے نسل نو کے حوالے سے کیے جانے والے اقدامات کے تناظر میں صدر نشین کی انتظامی صلاحیتوں کی خصوصی داد دی اور صوفیانہ کلام کی گائیکی سے محفل کی سمت بدل دی۔ آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان، نے محترمہ کشور ناہید اور نشست میں موجود تمام خواتین و حضرات کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے قومی مون سون شجر کاری مہم ۲۰۲۵ء میں بطور اہل قلم بھرپور شرکت کی۔ انھوں نے مزید کہا کہ درخت اور پودے اسی طرح محبت کا استعارہ ہیں جس طرح آج کی نشست میں گفتگو کرتی ہوئی خواتین ہیں۔ مجموعی طور پر ''زمین کی بیٹیاں'' کے عنوان سے منعقدہ یہ تقریب نہ صرف شجر کاری جیسے اہم قومی فریضے کو ادبی رنگ عطا کرنے میں کامیاب رہی بلکہ خواتین اہلِ قلم کی فکری، تخلیقی اور تہذیبی خدمات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنے کا مؤثر ذریعہ بنی۔ اس تقریب نے یہ پیغام بھی دیا کہ زمین کی یہ بیٹیاں نہ صرف ماضی کی ترجمان ہیں بلکہ مستقبل کی معمار بھی ہیں کہ وہ اپنی مٹی سے جُڑی رہ کر علم، ادب اور فطرت کا رشتہ مضبوط تر کرتی رہیں گی۔

راولپنڈی اسلام آباد کی نامور خواتین اہل قلم "چمنستانِ ادب" اکادمی میں پودا لگا رہی ہیں، جب کہ دوسری طرف خواتین غیر رسمی نشست میں شریک ہیں

سیمینار بسلسلہ عشرہ رحمۃ للعالمین ﷺ بعنوان ”معاصر ادب میں سیرت نگاری: رجحانات و اسالیب“

اکادمی کے زیرِ اہتمام اس تقریب کی صدارت جناب خورشید ندیم نے کی، جناب عکسی مفتی، ڈاکٹر محمد طفیل احمد اور جناب جبار مرزا نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی

اسلام آباد (4 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کے زیرِ اہتمام 4 ستمبر 2025ء کو سیمینار بسلسلہ عشرہ رحمۃ للعالمین ﷺ بعنوان ”معاصر ادب میں سیرت نگاری: رجحانات و اسالیب“ منعقد ہوا، جس میں راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دیگر شہروں سے بھی نمایاں ادبی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت چیئرمین رحمۃ للعالمین اتھارٹی جناب خورشید ندیم نے کی۔ مہمانانِ خصوصی میں جناب عکسی مفتی، ڈاکٹر محمد طفیل احمد اور جناب جبار مرزا شامل تھے جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شاذیہ اکبر نے انجام دیے۔ جناب خورشید ندیم نے اپنے صدارتی خطاب میں سیرت نگاری کی ابتدا سے لے کر دورِ جدید تک سیرت پر لکھی گئیں مختلف کتب کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ سیرت نگاری میں انسان جزوی طور پر ایک بہت بڑی شخصیت کو ان ﷺ کی تمام خوبیوں سمیت اپنی گرفت میں لانے کی سعی کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیرت تہذیبی، ادبی اور تنقیدی پس منظر کے تحت بھی لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں سیرت النبی ﷺ کی گواہی دی ہے۔ جناب خورشید ندیم نے جناب عکسی مفتی اور جناب جبار مرزا کی سیرت النبی ﷺ پر تحریر کردہ کتابوں اور ڈاکٹر محمد طفیل کے کام کا بھی حوالہ دیا اور انھیں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق بے حد اہمیت کا حامل قرار دیا۔ جناب عکسی مفتی نے ”سیرت النبی ﷺ: لوک ادب اور ثقافت کے تناظر میں“ کے موضوع پر گفتگو کی اور کہا کہ حضور ﷺ کی حقیقی شخصیت کو سمجھنے کے دو رخ ہیں ایک زمینی اور دوسرا آسمانی یا روحانی۔ میں نے حضور ﷺ کو زمینی رخ سے پہچانا اور انھیں نعتوں، قوالیوں، صوفیا کے کلام، ماہیوں، ہیر رانجھا اور مختلف زبانوں کے ٹپوں سے جانا ہے۔ انھوں نے کہا کہ لیلۃ القدر میں جس رات حضور پاک ﷺ نے رب سے ملاقات کی دراصل اسی دن انسانیت کی تکمیل ہوئی۔ جس انسان کو جنت سے نکالا گیا تھا اسی رات پھر سے اس انسان کو عظمت نصیب ہوئی۔ ڈاکٹر محمد طفیل نے ”ادب اور سوشل میڈیا: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں“ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں عربی زبان ایک عام زبان تھی لیکن محمد ﷺ کے عرب کی سرزمین پر تشریف لانے سے قرآن مجید عربی زبان کا اہم ترین جزو بن گیا۔ قرآنی آیات کے علاوہ احادیث مبارکہ، آپ ﷺ کے ارشادات، اسوۂ حسنہ غرض بنی نوع انسان کی فلاح بلکہ تمام عالم انسانیت کے لیے قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات بن کر نازل کیا گیا۔ یہ سب محمد ﷺ کی بعثت کی وجہ سے ہوا۔ ڈاکٹر طفیل احمد نے سوشل میڈیا کے حوالے سے کہا کہ ہمارے مفکرین کو چاہیے کہ وہ نئی نسل کو سوشل میڈیا کا مثبت اور تعمیری رخ دکھائیں تاکہ ہماری نسل گمراہی کے بجائے ترقی کی طرف سفر کرے۔ جناب جبار مرزا نے ”دفاعِ وطن، ادب اور سیرت النبی ﷺ“ کو موضوع بناتے ہوئے حضور ﷺ کی سیرت، پاکستان کی ریاست مدینہ سے مماثلت اور قائداعظم کے فرمودات کی روشنی میں گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی سیرت ہمیں نہ صرف روحانی تربیت دیتی ہے بلکہ ایک منظم، خود دار اور باوقار ریاست کے قیام کا نظریہ بھی دیتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ دنیا میں ۵۷ مسلم ممالک ہیں لیکن پھر بھی وہ دوسروں کے دست نگر ہیں۔ آج کے عالمی منظر نامے میں سیرت محمد ﷺ کو اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ آج کی یہ محفل اس لیے یاد رہے گی کہ آج اس بابرکت موقعے پر بہت بڑی شخصیات موجود ہیں۔ انھوں نے کہا کہ صدرِ محفل اور تمام مقررین نے حاضرین کے دلوں میں سیرتِ مصطفی ﷺ کے حوالے سے جوشوق اور شعور پیدا کیا، وہ یقیناً ایک مثبت فکری اور ادبی پیش رفت ہے۔ انھوں نے آخر میں صاحب صدارت، مقررین اور حاضرین کی شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ مجموعی طور پر یہ فکری و ادبی نشست نہ صرف سیرتِ رسول ﷺ کے فہم میں وسعت کا باعث بنی بلکہ اس نے معاصر ذہنوں کو اس عظیم الشان ورثے سے وابستہ رہنے کی ایک نئی جہت بھی عطا کی۔

سیمینار ”معاصر ادب میں سیرت نگاری: رجحانات و اسالیب“ میں جناب خورشید ندیم خطاب کر رہے ہیں

احمد فراز لائبریری کے لیے جناب سلطان ارشد القادری کی تصنیفات اور مجلہ ”دستگیر“ کے شمارے ہدیہ کر دیے گئے

اسلام آباد (27 اگست 2025): اکادمی ادبیاتِ پاکستان، اسلام آباد کی احمد فراز لائبریری کے لیے جناب سلطان ارشد القادری (1960-2013) کے فرزند جناب سلطان غلام دستگیر احد نے اپنے والد گرامی کی تصنیفات اور مجلہ ”دستگیر“ کے گراں قدر شمارے ہدیہ کیے ہیں۔ جناب سلطان ارشد القادری ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ وہ شاعر، ادیب، محقق، نقاد، مدیر، خطاط، ماہرِ لسانیات اور صوفی تھے۔ انھوں نے زندگی کا بیشتر حصہ کوئٹہ، لاہور، اور دربار حضرت سلطان باھوؒ پر گزارا۔ ان کی کتابوں میں ”رتجگوں میں خواب“، ”اب تعبیریں ڈستی ہیں“ اور ”سلطان العصر اور تحریکِ پاکستان“ شامل ہیں۔ انھوں نے 1989ء میں ادبی و صوفیانہ مجلے ”دستگیر“ کا آغاز کیا جو کئی برسوں تک علمی و ادبی حلقوں میں مقبول رہا۔ ان کی ادارت اور اشاعتی خدمات نے ادب و تصوف کو ایک نئی جہت عطا کی۔ جناب سلطان غلام دستگیر احد کی عطیہ کردہ کتب اور نایاب شمارے اب اکادمی کی لائبریری کا حصہ ہیں، تاکہ محققین، طلبہ اور قارئین اس علمی اور فکری سرمائے سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

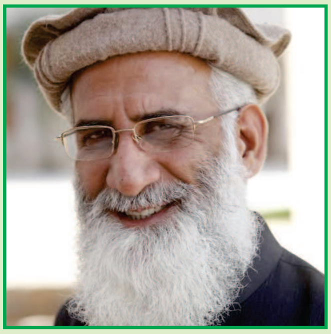

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ بسلسلہ عشرہ رحمتہ للعالمین ﷺ بہ عنوان ’’لوح بھی تو قلم بھی تو‘‘

اسلام آباد(5 ستمبر2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ بسلسلہ عشرہ رحمتہ للعالمین ﷺ بہ عنوان ’’لوح بھی تو قلم بھی تو‘‘ منعقد ہوا۔میرِ مشاعرہ معروف شاعر اور دانش ور ڈاکٹر احسان اکبر تھے۔ جناب وفا چشتی اور جناب ضیاء الدین نعیم بطور مہمانانِ خصوصی اور جناب عرش ہاشمی مہمان اعزاز کی حیثیت سے شریکِ محفل ہوئے جب کہ نظامت کے فرائض جناب کاشف عرفان نے انجام دیے۔مشاعرے کے آغاز سے قبل ایک نئی روایت کے طور پر جناب اقدس ہاشمی نے جناب پیر مہر علی شاہ کی معروف و مقبول نعت ’’اج سک متراں دی‘‘ مترنم پیش کی،جس نے مشاعرے سے قبل ہی ایک سماں باندھ دیا۔ بعد ازاں جناب کاشف عرفان نے حسب روایت اپنے اردو نعتیہ اشعار سے مشاعرے کا باقاعدہ آغاز کیا اور پھر مختلف شہروں سے آئے ہوئے پاکستانی زبانوں کے شعرا نے اردو، پشتو، پنجابی، ہندکو، سرائیکی، بلوچی اور فارسی میں اپنا نعتیہ کلام پیش کر کے مشاعرے کو عروج پر پہنچا دیا۔ اس نعتیہ مشاعرے میں جن پاکستانی زبانوں کے شعرا نے بحضور سرورِ کونین ﷺ نذرانہ عقیدت پیش کیا ان میں ڈاکٹر احسان اکبر (اردو)، جناب وفا چشتی (اردو،سرائیکی) جناب ضیاء الدین نعیم (اردو، سرائیکی)جناب عرش ہاشمی(اردو)، جناب اختر عثمان (اردو، فارسی)، ڈاکٹر نجیبہ عارف (اردو)، جناب سید ابرار حسین(اردو)، جناب طارق ہاشمی (سرائیکی)، جناب اقبال حسین افکار (پشتو)،کرنل خالد مصطفیٰ(اردو)، جناب احمد ترمذی(اردو)، جناب اطہر ضیاء(اردو)، جناب اقدس ہاشمی (اردو)، جناب حسن شہزاد راجہ(اردو)، جناب الیاس بابر اعوان (پنجابی) ڈاکٹر مہناز انجم(اردو)، جناب اطلس گل اطلس (پشتو)،جناب نصرت یاب نصرت(اردو)، جناب سعید شارق (اردو)، جناب ناصر بلوچ (بلوچی)محترمہ سبینیونس(اردو)، جناب جمال محسن(اردو)،محترمہ نویدہ مقبول بھٹی(اردو)، محترمہ سارا خان(پشتو)، جناب محمد وسیم فقیر (ہندکو)محترمہ ثمینہ تبسم(اردو مترنم)اور جناب اختر رضا سلیمی (اردو)شامل تھے۔

نعتیہ مشاعرے کے سٹیج کا منظر

اس موقعے پر صاحبِ صدارت ڈاکٹر احسان اکبر نے کہا کہ اکادمی نے عشرہ رحمتہ للعالمین ﷺ کی نسبت سے بہت ہی بابرکت محفل سجائی ہے جس پر میں صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پاکستانی زبانوں کا یہ نعتیہ مشاعرہ ان کی ندرتِ افکار کا نتیجہ ہے اور ہمیں ان کی اسی صلاحیت کے سبب نئی نئی باتیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں۔اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔انھوں نے مزید کہا کہ یہ محفل اس لیے بھی اہم ہے کہ اس میں پاکستان کے مختلف زبانوں کے شعرا نے حضرت محمد ﷺ سے عقیدت کا اظہار اپنی اپنی زبان میں کیا، جس سے پاکستان کے مختلف حصوں کی مناسب نمائندگی ہوئی۔اللہ پاک ہم سب کی حاضری قبول فرمائے۔یہ روح پرور نعتیہ مشاعرہ نبی کریم ﷺ سے عقیدت و محبت کا ایک خوبصورت مظہر تھا، جو اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا اور جس نے سامعین کے دلوں کو منور کر دیا۔اکادمی ادبیات پاکستان کی اس بابرکت کاوش نے نہ صرف قومی یکجہتی بلکہ لسانی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیا۔

نعتیہ مشاعرے کے دوران شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں

صدر نشین اور ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات کی نوجوان تخلیق کار جناب نُو رالدّین ظہیر سے ملاقات

نُو رالدّین ظہیر جیسے نوجوان معاشرے کے لیے مشعل نور ہیں جنھوں نے کسی طرح کی مجبوری و معذوری کو سدِّ راہ نہیں بننے دیا، ڈاکٹر نجیبہ عارف

اسلام آباد(25 جولائی 2025):اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے نوجوان تخلیق کار جناب نُو رالدّین ظہیر سے ملاقات کی اور اُن کی تعمیری کاوشوں، اعتماد، اولوالعزمی، اور ہمّت کی داد کی۔ جناب نورُ الدّین ظہیر نے اپنے والد جناب ظہیر عباس کے ہمراہ 25 جولائی 2025 کو اکادمی کا دورہ کیا اور اپنی کتابیں ’’سوال‘‘ اور ’’مسافر‘‘ پیش کیں۔صدر نشیں اکادمی ادبیات نے کہا کہ نُو رُ الدّین ظہیر جیسے نوجوان ہمارے معاشرے کے لیے مشعل نور ہیں جنھوں نے کسی طرح کی مجبوری و معذوری کو سدِّ راہ نہیں بننے دیا اور اپنے شب و روز کو بامعنی سرگرمیوں میں صَرف کرتے رہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اپنی مجبوریوں اور رکاوٹوں کے بجائے اُن نعمتوں اور صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جو ہمیں عطا کی گئی ہیں۔نورُ الدّین ظہیر 2005 میں لاہور کے ایک فنونِ لطیفہ سے منسلک گھرانے میں پیدا ہُوئے۔وہ پہیہ کُرسی (وہیل چیئر) پر ہوتے ہیں۔جسمانی عوارض کے باعث وہ سکول کالج تو نہ جا سکے مگر گھر میں رہ کر ہی تعلیم حاصل کی۔ چار سال قبل ان کی والدہ وفات پا گئیں۔گیارہ بارہ برس کی عمر سے لکھنے کی طرف مائل ہوئے۔ چوں کہ معذوری کے باعث ہاتھ میں قلم نہیں پکڑ سکتے لہٰذا موبائل اور لیپ ٹاپ پر لکھتے ہیں۔ ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ ’’مسافر‘‘ 2020 میں شایع ہُوا جب اُن کی عمر پندرہ سال تھی، جب کہ دوسری کتاب ’’سوال‘‘ 2024 میں شایع ہُوئی۔ یہ دونوں کتابیں لاہور سے فیروز سنز نے شایع کیں۔نُو رُ الدّین ظہیر کے والد نے بتایا کہ جب ان کی کتاب چھپنے کے لیے ناشر سے رابطہ کیا گیا تو نورُ الدّین ظہیر نے مطالبہ کیا کہ اُن کی کتاب کو میرٹ پر پرکھا جائے، نہ کہ جسمانی معذوری کی بنیاد پر۔نورُ الدّین ظہیر نے کہا کہ وہ جو کچھ کر پائے، یہ اُن کے والد جناب ظہیر عباس کی محنت و محبت کی بدولت ہے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف کو نوجوان تخلیق کار جناب نُو رالدّین ظہیر اپنی کتابیں پیش کر رہے ہیں

محرم الحرام کی نسبت سے حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی یاد میں محفل مسالمہ

اسلام آباد(24 جولائی 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ماہ محرم الحرام کی نسبت سے امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی یاد میں محفل مسالمہ کا انعقاد کیا گیا۔صدارت جناب نسیم سحر نے کی۔مہمان خصوصی کراچی سے تشریف لائے ہوئے جناب انعام ندیم مہمان خصوصی تھے جب کہ مہمانان اعزاز میں جناب قیوم طاہر، جناب محبوب ظفر اور جناب اختر عثمان شامل تھے۔ نظامت کے فرائض جناب منظر نقوی نے انجام دیے۔اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے صاحب صدارت، مہمانان خصوصی، شعرائے کرام اور حاضرین محفل کو خوش آمدید کہا۔محفل مسالمہ کے صاحب صدر جناب نسیم سحر نے اکادمی ادبیات کے تحت منعقدہ محفل مسالمہ پر اکادمی ادبیات کو خراج تحسین پیش کیا۔ محفل مسالمہ کے آخر میں اکادمی کے ناظم اعلی جناب سلطان ناصر نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی اپنی روایت کے مطابق محرم الحرام کے بابرکت مہینے میں محفل مسالمہ کا انعقاد کرتی ہے۔اس دفعہ کچھ تاخیر سے ہم نے اس مقدس محفل کا انعقاد کیا جس کی وجہ شیخ ایاز کانفرنس ہال کی مرمت اور تزیین نو کی سرگرمیاں تھیں۔ انھوں نے صاحب صدارت، مہمانان خصوصی، تمام شعرا اور حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا۔ جن شعرا کرام نے شہدائے کربلا کے حضور، سلام، منقبت اور نظم کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ان میں جناب نسیم سحر، جناب قیوم طاہر، جناب انعام ندیم، جناب محبوب ظفر، جناب اختر عثمان، ڈاکٹر فرحت عباس، جناب سید ماجد شاہ، جناب عبد القادر تاباں، محترمہ فرخندہ شمیم، محترمہ ناہید قمر، جناب منیر فیاض، جناب محمد نصیر زندہ، جناب جنید آذر، جناب اقبال حسین افکار (پشتو)، جناب طاہر یاسین طاہر، محترمہ نرگس جہاں زیب، جناب حمایت نذیر، جناب خضر سلیم، جناب ناصر علی ناصر، جناب نثار محمود تاثیر، جناب نصرت یاب نصرت، جناب حسن شہزاد راجہ، اور جناب الفت شناس شامل تھے۔ دیگر شائقین ادب کے ساتھ ساتھ اس محفل میں اکادمی کے بورڈ آف گورنرز کے معزز اراکین نے بھی شرکت کی۔

محفلِ مسالمہ کے سٹیج کا منظر

محفل مسالمہ میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں

ماڈرن ایچ کالج، ایبٹ آباد کے نہم اور دہم کلاس کے طلبا کا اکادمی ادبیات پاکستان کا مطالعاتی دورہ

اسلام آباد(5 ستمبر 2025): ماڈرن ایچ کالج، ایبٹ آباد کے نہم اور دہم کلاس کے 57 طلبا نے فزکس ڈیپارٹمنٹ کے استاد جناب شایان علی کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان کا مطالعاتی دورہ کیا۔کالج کے دیگر اساتذہ جناب محمد عظیم اور جناب اویس بھی اس موقع پر موجود تھے۔اکادمی کے ناظم اور چیف ایڈیٹر جناب محمد عاصم بٹ نے طلبا اور اساتذہ کو خوش آمدید کہا۔اس موقع پر جناب محمد عاصم بٹ نے طلبا کو اکادمی کے قیام، اغراض و مقاصد، پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود۔اکادمی کی مطبوعات، مختلف تقریبات، سیمینار، و دیگر ادبی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔اس موقع پر آکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر آر اینڈ ٹی جناب آختر رضا سلیمی بھی موجود تھے۔محمد عاصم بٹ نے طلبا پر زور دیا کہ وہ مطالعہ کی عادت ڈالیں مطالعے کے بغیر آپ ترقی نہیں کر سکتے۔آپ ادبی اکابرین کی تخلیقات کا مطالعہ کریں اور ان سے سیکھیں۔ انھوں نے کہا کہ ادب کے مطالعے سے انسان کے اندر ایک ضبط پیدا ہوتا ہے۔جس کا اثر انسان کی شخصیت پر پڑتا ہے۔انھوں نے کہا کہ آپ خود سے لکھیں اور اپنی آزادانہ رائے اور فکر کا اظہار کریں۔ جناب اختر رضا سلیمی نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ادب کے مطالعے سے جذبات کو بہتر طریقے سے ضبط کیا جاسکتا ہے ادب سے ہی انسان کی شخصیت متوازن بنتی ہے اور ادب کے مطالعے سے ہی انسان ماضی کے حالات و واقعات سے ہی آگاہی حاصل کرتا ہے بعد ازاں طلبا اور اساتذہ نے آکادمی کے مختلف شعبے دیکھے خاص کر طلبا نے اکادمی کے ایوان اعزاز اور پاکستانی زبانوں کے ادبی میوزیم میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ماڈرن ایچ کالج، ایبٹ آباد طلبا کے سربراہ جناب شایان علی نے اکادمی کے منصوبوں کو سراہا۔انھوں نے کہا کہ ہمارے طلبا نے اکادمی کے اس دورے سے بہت کچھ سیکھا۔ انھوں نے اکادمی کے افسران جناب محمد عاصم بٹ ناظم اور جناب اختر رضا سلیمی ڈپٹی ڈائریکٹر کا شکریہ ادا کیا۔

ماڈرن ایچ کالج، ایبٹ آباد کے طلبا کو اکادمی کے مطالعاتی دورے کے موقع پر جناب محمد عاصم بٹ اکادمی کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کر رہے ہیں

دوروزہ ادبی کانفرنس ''ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر'' کے انعقاد کے حوالے سے صوبائی وزرا کا اجلاس

اجلاس میں وزیر صحت جناب راجہ محمد اعظم خان، وزیر ترقیات و منصوبہ بندی جناب راجہ ناصر علی خان اور وزیر تعمیرات و مواصلات جناب سید امجد علی زیدی شریک تھے

اکادمی کے زیر اہتمام کانفرنس کے پروگرام پر جناب محمد قاسم نسیم نے تفصیلی بریفنگ دی، اجلاس میں کانفرنس کے انعقاد اور انتظامات سے متعلق اہم فیصلے کیے گئے

دوروزہ ادبی کانفرنس ''ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر'' کے انعقاد کے حوالے سے منعقدہ اجلاس میں وزیر صحت جناب راجہ محمد اعظم خان، وزیر ترقیات و منصوبہ بندی جناب راجہ ناصر علی خان اور وزیر تعمیرات و مواصلات جناب سید امجد علی زیدی، محمد حسن حسرت، اور جناب محمد قاسم نسیم شریک ہیں

اسلام آباد (26 اگست 2025): مارچ۔اپریل 2025 میں اکادمی ادبیات پاکستان نے پورے ملک میں صوبائی کانفرنسیں منعقد کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کا مقصد یہ تھا کہ ہر صوبے میں بولی جانے والی تمام زبانوں کے اہل قلم کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کیا جائے اور ہر صوبے میں تخلیق کیے جانے والے مختلف زبانوں کے ادب کے مشترک رجحانات، امتیازی خصوصیات اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے نیز یہ دیکھا جائے کہ کسی صوبے کے اندر کی ادبی صورت حال کس حد تک سماج کے زندہ مسائل سے جڑ کر معاشرے کی سمت نمائی کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت رواں سال دو صوبائی کانفرنسیں ''ادبیاتِ سندھ: معاصر تناظر'' (25 تا 26 اپریل 2025) ''ادبیاتِ خیبر پختونخواہ: معاصر تناظر'' (29 تا 30 اپریل 2025) بالترتیب کراچی اور پشاور میں منعقد کی جا چکی ہیں۔ دیگر صوبوں میں بھی اسی نوعیت کی دوروزہ کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ البتہ اس سلسلے کی تیسری کانفرنس آئندہ ماہ گلگت بلتستان میں متوقع ہے، جس کے منتظمین اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ کے اراکین جناب محمد قاسم نسیم اور جناب احسان شاہ ہوں گے۔ اس حوالے سے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ کے رکن جناب محمد قاسم نسیم کی دعوت پر گلگت بلتستان کے صوبائی وزرا کا ایک اہم اجلاس 25 اگست 2025ء کو سکردو میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں وزیر صحت جناب راجہ محمد اعظم خان، وزیر ترقیات و منصوبہ بندی جناب راجہ ناصر علی خان اور وزیر تعمیرات و مواصلات جناب سید امجد علی زیدی شریک تھے، جب کہ وزیر تعلیم جناب غلام شہزاد آغا ناگزیر مصروفیات کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ اجلاس کی صدارت وزیر صحت، گلگت بلتستان راجہ محمد اعظم خان نے کی، جس میں ستمبر ۲۰۲۵ میں سکردو میں، اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی دو روزہ ادبی کانفرنس بہ عنوان ''ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر'' کے مجوزہ پروگرام پر جناب محمد قاسم نسیم نے تفصیلی بریفنگ دی۔ بعد ازاں مختلف تجاویز پر غور و خوض کرتے ہوئے کانفرنس کے انعقاد اور انتظامات سے متعلق اہم فیصلے کیے گئے۔

ڈاکٹر بی بی امینہ کی اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر (اکیڈمکس) تعیناتی

اسلام آباد: ڈاکٹر بی بی امینہ اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور نائب ناظم (اکیڈیمکس) تعینات ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق اسلام آباد سے ہے۔ انھوں نے بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد سے زبان و ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور 2016ء سے تا حال اس ادارے سے بسلسلہ ملازمت وابستہ ہیں۔ جولائی 2025ء سے وہ ڈیپوٹیشن پر اکادمی ادبیات پاکستان میں خدمات انجام دے رہی ہیں اور انٹرنیشنل کوارڈینیشن پروگرام اور تعلقات عامہ کے شعبوں کی نگران ہیں۔

محترمہ ثمینہ خان کی اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور لائبریرین تعیناتی

اسلام آباد: محترمہ ثمینہ خان اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور لائبریرین تعینات ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق اسلام آباد سے ہے۔ انھوں نے لائبریری سائنس میں ایم فل کیا ہے اور 2011 میں نیشنل لائبریری آف پاکستان میں ملازمت اختیار کی۔ 2014 تا 2017 تک آپ نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (PIMS) میں بطور لائبریرین ڈیپوٹیشن پر خدمات انجام دیں۔ وہ جنوری 2025 سے اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد کی لائبریری میں بطور لائبریرین فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ انھوں نے اکادمی کی لائبریری میں آٹومیشن پراجیکٹ (آن لائن پبلک ایکسس کیٹالاگ) OPAC کا آغاز کیا ہے۔

جناب حسن ظہیر کی اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور اکاؤنٹس اسسٹنٹ تعیناتی

اسلام آباد: جناب حسن ظہیر کی اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور اکاؤنٹس اسسٹنٹ تعیناتی ہوئی ہے۔ وہ 17 مئی 1983 کو اسلام آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے 2006 میں یوٹیلیٹی سٹور کارپوریشن میں ملازمت اختیار کی۔ اپریل 2025 میں ان کا تبادلہ اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں ہوا۔ تاحال وہ اکادمی میں بطور اکاؤنٹس اسسٹنٹ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

پاکستان کی فارن سروس کے نوجوان زیرِ تربیت افسران پر مشتمل 13 رکنی وفد کا دورہ اکادمی ادبیات پاکستان

اسلام آباد (18 ستمبر 2025): پاکستان کی فارن سروس کے نوجوان زیرِ تربیت افسران پر مشتمل 13 رکنی وفد نے 18 ستمبر 2025ء کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن، جناب حسیب آصف کی زیرِ نگرانی اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد کا دورہ کیا۔ وفد کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اوران کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس کی نظامت کے فرائض ڈائریکٹر جنرل اکادمی، جناب سلطان ناصر نے انجام دیے۔ شرکا میں فارن سروس افسران محترمہ بدیع الجمال، جناب محمد بلال ڈار، جناب داوٗد خان، جناب فرحان علی شمس، محترمہ فاطمہ رمضان، جناب حسن بلال احمد، جناب محمد جمشید مشتاق، محترمہ مہروز قیوم، محترمہ نایاب اسامہ، محترمہ ثمن روٗف، محترمہ طوبیٰ ثناء، جناب عماز محمود اور جناب سید ذیشان عباس حیدر کے ساتھ صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف، ناظم/ مدیرِ اعلیٰ جناب عاصم بٹ، نائب ناظم (تحقیق و ترجمہ) جناب اختر رضا سلیمی، نائب ناظم (اکیڈیمکس) ڈاکٹر بی بی امینہ، جناب سعید ساعی، جناب احسان بلوچ اور محترمہ سویرا بھی شامل تھے۔ خصوصی نشست کا رسمی آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد تمام شرکا نے قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہو کر قومی جذبے کا مظاہرہ کیا۔ باقاعدہ آغاز کے طور پر فارن سروس کے افسران نے اپنا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں ڈائریکٹر جنرل اکادمی جناب سلطان ناصر نے اکادمی کے قیام، اغراض و مقاصد، قواعد و ضوابط، ادبی سرگرمیوں، مطبوعات، بین الاقوامی ادبی تراجم کے منصوبوں اور باہمی مفاہمتی یادداشتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے ''ایوانِ اعزاز'' اور ''پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر'' کا خصوصی تذکرہ کرتے ہوئے ان کی اہمیت اور افادیت پر بھی گفتگو کی۔ اپنے خطاب میں انھوں نے کہا کہ نوجوان سفارت کار جہاں کہیں بھی جائیں، پاکستان کے ادب، ثقافت اور تہذیب کا مثبت اور پرامن چہرہ دنیا کے سامنے لائیں، کیوں کہ ہمارا ملک ادبی و ثقافتی دولت سے مالا مال ہے۔ انھوں نے اس دورے کو خوش آئند قرار دیا اور اسے ادب کے فروغ کی سمت ایک مثبت اقدام سے تعبیر کیا۔ صدر نشین اکادمی، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ چوں کہ افسران ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے وہ مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے نمائندے ہیں۔ ان کا اجتماع ایک خوب صورت گلدستے کی مانند ہے، جس میں ہر رنگ اپنے حسن سے پورے منظر کو نکھارتا ہے۔ انھوں نے نوجوان نسل کو پُرعزم، باشعور اور زیادہ ذہین قرار دیتے ہوئے کہا کہ انھوں نے اپنی دانش و بصیرت سے مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنا ہے اور اپنی زبان، ثقافت اور تہذیب کو دنیا کے سامنے ایک مہذب اور معتدل قوم کی علامت کے طور پر پیش کرنا ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی سطح پر انگریزی کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، تاہم ہمیں اپنی قومی زبان اور ثقافت پر فخر ہونا چاہیے۔ ہمیں معذرت خواہانہ رویہ زیب نہیں دیتا۔ ہمارا ماضی درخشاں ہے اور ہمارا حال و مستقبل مزید روشن ہو سکتا ہے اگر ہم اپنی شناخت سے وابستہ رہیں۔ گفتگو کے بعد سوال و جواب ہوئے، جس میں افسران نے اپنی علمی دل چسپی اور فکری وسعت کا مظاہرہ کیا۔ اختتام پر پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے وفد کا شکریہ ادا کیا؛ ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اکادمی کی مطبوعات بطور تحفہ فارن سروس اکیڈمی کے کتب خانے کے لیے پیش کیں۔ جناب حسیب آصف نے تمام افسران کی جانب سے صدر نشین اور ناظمِ اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا اور اکادمی کی خدمات کو سراہا۔ نشست کے اختتام پر فارن سروس کے زیر تربیت افسران نے اکادمی کے ''ایوانِ اعزاز'' اور ''پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر'' کا دورہ کیا، جہاں انھوں نے پاکستان کے تہذیبی تنوع، لسانی ورثے اور ادبی تاریخ کے مختلف پہلوؤں کا مشاہدہ کیا۔ اس موقعے پر ممتاز ادیب اور سابق سفیر جناب سید ابرار حسین نے زیر تربیت افسران سے مفصل گفتگو کی۔ انھوں نے نہ صرف اپنے سفارتی و ادبی تجربات بیان کیے بلکہ نوجوان نسل کے لیے مستقبل کی راہوں کے تعین اور مشترک اور قیمتی ثقافتی ورثے کے تحفظ و فروغ کے حوالے سے تجاویز بھی پیش کیں۔ ان کی گفتگو نوجوانوں کے لیے نہایت بصیرت افروز اور حوصلہ افزا تھی، جس میں انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اپنی تہذیب، زبان اور تاریخ کو زندہ رکھنے کے لیے علمی و تخلیقی کاوشیں جاری رکھنی چاہییں۔ زیر تربیت افسران نے بھی نہ صرف گہری دل چسپی کا مظاہرہ کیا بلکہ قومی ادب و ثقافت سے اپنی وابستگی کو بھی اجاگر کیا۔ یہ دورہ ادب اور سفارت کاری کے درمیان ایک پُل کی مانند ثابت ہوا، جس نے نوجوان افسروں کو نہ صرف اپنی ادبی اور تہذیبی شناخت کے ساتھ مضبوط تعلق استوار کرنے کا موقع فراہم کیا بلکہ ان کے دلوں میں اپنی زبان، ثقافت اور قومی ورثے کے لیے احترام و محبت کو مزید گہرا کیا۔

پاکستان کی فارن سروس کے نوجوان زیرِ تربیت افسران کے اعزاز میں خصوصی نشست کے دوران ڈائریکٹر جنرل اکادمی، جناب سلطان ناصر اکادمی کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کر رہے ہیں

صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، مہمانوں کو اکادمی مطبوعات پیش کر رہی ہیں

جناب سلطان ناصر کے ہمراہ وفد 'پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر' کا دورہ کر رہا ہے

”چائے، باتیں اور کتابیں“

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے عنوان سے غیر رسمی محفل جملہ فنونِ لطیفہ سے متعلقہ شخصیات کے درمیان بالعموم اور اہل قلم کے درمیان بالخصوص، مختلف موضوعات پر مکالمے کو زندہ رکھنے کی ایک کاوش ہے تا کہ ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے اور اختلاف رائے کے احترام کی روایت کو فروغ ملے جو معاشرے میں خوش گوار تبدیلی لانے کا موجب ہو سکے۔ اس ہفتہ وار محفل کو قصداً غیر رسمی رکھا گیا ہے تا کہ شرکا کے لیے ہر طرح کے مکالمے کی راہ ہموار رہے۔ یہ کاوش گویا ایک ایسی جگہ تخلیق کرنے کے لیے ہے جہاں سوچنے اور لکھنے والے بلا خوفِ تردید اپنی بات کر پائیں اور نت نئے خیال سامنے آئیں۔ البتہ صرف اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ سب شرکا اختلافِ رائے کا احترام کریں اور شائستگی کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ یہ تقریب اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں بدھ کو شام چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منعقد کی جاتی ہے جس میں چائے کی پیالی کے ساتھ علمی، ادبی اور سماجی موضوعات اور کتابوں پر بات چیت کی جا سکتی ہے۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 47 ویں غیر رسمی نشست

سنتالیسویں نشست

اسلام آباد (9 جولائی 2025): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی 47 ویں نشست، بدھ 9 جولائی 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے مہمان شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے پاکستانی زبان و ادب ان کے لہجوں، مختلف علاقوں کے زبانوں پر اثرات کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ماں ہی بچے کو صحیح معنوں میں زبان سکھاتی ہے۔ ماں کے لہجے میں ممتا اور چاہت کا منفرد احساس ہوتا ہے۔ وہ محبت بھرے لہجے میں بچے کو اپنی زبان کے الفاظ سکھاتی ہے۔ یہ کہا گیا کہ بچے کی لسانی تربیت میں ماں کے ساتھ باپ کا بھی کردار ہوتا ہے جبکہ اس کا ماحول اور ثقافت بھی کردار ادا کرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستانی زبانیں اپنی خوب صورتی، تنوع اور شیرینی کی وجہ سے بے مثال ہیں۔ ہماری یہ زبانیں قومی یک جہتی کی مظہر ہیں۔ دنیا بھر میں اب مادری زبانوں کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ ایسے آلات (ڈیوائسز) تیار ہو گئے ہیں جو تمام زبانوں کا آپ کی مادری زبان میں ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ شرکا نے اردو زبان و ادب پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح پر ہم پاکستانیوں کی شناخت اردو زبان ہے جس میں بہتر ادب لکھا جا رہا ہے۔ آخر میں جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب محمد عاصم بٹ، جناب جہانگیر عمران، جناب کاظم حسین، جناب انصر گیلانی، جناب سکندر حیات، جناب خرم صدیقی، ڈاکٹر حمزہ شیخ، جناب داؤد کیف، جناب سردار یوسف زئی و دیگر شامل تھے۔

اٹھتالیسویں نشست

اسلام آباد (23 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی 48 ویں غیر رسمی نشست، بدھ 23 جولائی 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے مہمان شاعروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ صوابی سے تشریف لائے ہوئے اہل دانش پر مشتمل 4 رکنی وفد، جن میں جناب افسر علی خان (سیاسی و سماجی شخصیت)، جناب کرم ستار یعقوبی (صحافی، شاعر، مجلہ ”حجرہ“ کے چیف ایڈیٹر)، جناب محمد عقیل (ایڈوکیٹ، انسانی حقوق) پروفیسر افتخار احمد (شعبہ سیاسیات، پوسٹ گریجویٹ کالج مردان) شامل تھے۔ پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد کے سیکرٹری جنرل جناب سردار یوسف زئی نے وفد کے اراکین کا فرداً فرداً تعارف پیش کیا۔ جناب کرم ستار یعقوبی نے پشتو کے معروف ادیب اور محقق جناب ہمایوں ہما کی تحقیقی کتاب ”غوئے ملا“ (مولانا عبد المنان) کا تعارف پیش کیا اور کتاب کے حوالے سے دلچسپ گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ عبدالمنان پشتو کے معروف مزاح نگار تھے جن کے دلچسپ واقعات کو جناب ہمایوں ہما نے اپنی کتاب ”غوئے ملا“ میں محفوظ کیا۔ تقریب کے دیگر شرکا نے بھی اس دلچسپ گفتگو میں بھرپور حصہ لیا اور محظوظ ہوئے۔ نشست میں شریک شیراز حیدر صاحب نے برصغیر میں موسیقی کی روایت پر سیر حاصل گفتگو کی اور کلاسیکی راگوں اور راگنیوں کے نظام کی تفصیل بیان کی۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب افسر علی خان، جناب کرم ستار یعقوبی، جناب محمد عقیل ایڈوکیٹ، جناب افتخار احمد، جناب عاصم بٹ، جناب اختر رضا سلیمی، جناب سردار یوسف زئی، جناب داؤد کیف، جناب شیراز حیدر، ڈاکٹر فرخ ندیم، محترمہ افشاں عباسی، جناب جہانگیر عمران، ڈاکٹر حمزہ شیخ، محترمہ ناہید سلطان، ڈاکٹر منیر فیاض، جناب انعام ندیم، جناب عرفان الحق، جناب صاحب اقبال، جناب الفت شناس، جناب وسیم عباس واصی و دیگر شامل تھے۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 48 ویں غیر رسمی نشست

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 49 ویں غیر رسمی نشست

انچاسویں نشست

اسلام آباد (30 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی 49 ویں غیر رسمی نشست بدھ 30 جولائی 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے آنے والے شاعروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے معاشرے میں خاص طور پر عورتوں کے حوالے سے رونما ہونے والے غیر انسانی اور پر تشدد واقعات کی وجوہات اور ان کی روک تھام کی تدابیر پر مفصل گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ عورت کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت ہے لیکن اس کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ انسان کی تربیت کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے اور یہی تربیت معاشرے میں مثبت تبدیلی لاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بچوں کی تربیت میں والدین اور اساتذہ کا کردار زیادہ بنتا ہے، ہم سب کو معاشرے میں بہتری لانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی ذمے داریوں کا احساس کرنے کے ساتھ مثبت سوچ کے ذریعے معاشرے میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہمیں عدم برداشت کی سوچ اور رویوں کو بدلنا ہوگا اور مکالمے کی فضا کو قائم کرنا ہوگا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ ہمیں ترقی یافتہ معاشروں سے سبق سیکھنا چاہیے کہ انھوں نے کس طرح سماج میں امن انسانی حقوق اور آزادی کے لیے اقدامات کیے، کیوں کہ انسانی فلاح کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں جدید تقاضوں کے مطابق اعلیٰ انسانی اقدار کی پاس داری کرنا ہوگی ذاتی پسند و ناپسند اور تعصب کی بنیاد پر انسانوں کی آزادی اور حقوق کو غصب کرنے کی سوچ کو بدلنا ہوگا اور قانون کی عمل داری کو مؤثر بنانا ہوگا۔ ہمیں اپنے صوفیا کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا اور جدید دور کے تقاضوں اور اسلامی تعلیمات کے انضمام سے معاشرے کو فعال بنانا ہوگا، تب ہی ہم دنیا کے ترقی یافتہ معاشروں میں اپنا مقام بنا سکتے ہیں۔ اس بھرپور نشست کے اختتام پر اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر ارشد وحید، جناب محمد عاصم بٹ، جناب محبوب ظفر، محترمہ شمائلہ عروج، محترمہ عائشہ بی بی، محترمہ فاطمہ بتول، جناب داؤد کیف، جناب عمید علی، جناب جہانگیر عمران، جناب محمد ساجد قریشی، جناب سردار یوسف زئی، جناب حبیب چوہدری، جناب اسداللہ، جناب نذر حسین ناز، جناب سہیل ملک، جناب حافظ شان کھرل ایڈوکیٹ، جناب الفت شناس ایڈوکیٹ، جناب عبد المتین خان و دیگر شامل تھے۔

پچاسویں نشست

اسلام آباد (6 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے باتیں اور کتابیں“ کی پچاسویں غیر رسمی نشست بدھ 6 اگست 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم محمد عاصم بٹ نے آنے والے شاعروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ کوئٹہ سے تشریف لائے ہوئے ادیب جناب نوید حیدر ہاشمی نے نشست میں خصوصی شرکت کی۔ انھوں نے کوئٹہ میں ادبی صورت حال پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہاں بلوچی، پشتو، براہوئی اور اردو میں ادب تخلیق ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں پشتو اکیڈمی اور بلوچی اکیڈمی ادب کے فروغ و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ انھوں نے بلوچی رسم الخط پر کام کرنے اور اس کی پیش رفت کے حوالے سے بھی شرکا کو آگاہی دی۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد بلوچستان کی بدلتی ہوئی سیاسی، سماجی اور تہذیبی صورت حال پر بھی گفتگو کی۔ شرکا نے جدید ادبی رجحانات کے ساتھ نثر اور شاعری میں نئے خیالات، منفرد اصطلاحات اور نئی لفظیات کے استعمال کے حوالے سے گفتگو میں کہا کہ روایت سے مفر درست بات نہیں تاہم ادب میں نیا پن اور نئی اصطلاحات کو لانا بہت ضروری ہے۔ روایت سے ہٹ کر انحراف کا راستہ اپنانا بھی ادب کا خوش نما رنگ ہے۔ شرکا نے زبان اور نثر کے فن پر بھی بات چیت کی۔ انھوں نے کہا کہ گزشتہ 10 سالوں میں انگریزی زبان و ادب میں کئی لفظیات اور اصطلاحات وارد ہوئیں۔ شرکا نے تراجم اور لسانی امور پر بھی گفتگو کی۔ نشست کے آخر میں ناظم اکادمی جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں، ڈاکٹر فرخ ندیم، جناب نوید حیدر ہاشمی، جناب جہانگیر عمران، جناب رحمان حفیظ، جناب منیر فیاض، محترمہ ثروت سہیل، جناب محمد عاصم بٹ، جناب محمد وسیم فقیر، جناب ظفر اقبال شاہین، جناب عقیل شاہ، جناب عدیل شاہ، جناب کرنل شرافت علی، جناب میجر (ر) عاطف مرزا، جناب علی نیاز، جناب عمران حسین ہاشمی، جناب ناصر علی ناصر، جناب امر روحانی و دیگر شامل تھے۔

اکاونویں نشست

اسلام آباد (20 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے باتیں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 50 ویں غیر رسمی نشست

اور کتابیں" کی 51ویں غیر رسمی نشست بدھ 20اگست 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم اور مدیر اعلیٰ محمد عاصم بٹ نے اجلاس میں تشریف لانے والے شاعروں ، ادیبوں، دانشوروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے اکادمی کے تحت منعقدہ دو روزہ "نسل نو ادبی میلے" کو نوجوانوں کے ادبی تربیت میں سنگ میل قرار دیا۔ شرکا نے تخلیقی ادب پر مصنوعی ذہانت کے اثرات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ طے کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ نئے تخلیقی ادب میں مصنوعی ذہانت کس حد تک موجود ہے اور انسان خود اس میں کس قدر شامل ہے۔ یہ رائے دی گئی کہ مصنوعی ذہانت کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں اس پر رائے دینے میں بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور اس کے بارے میں زیادہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس سے زیادہ استفادہ ممکن ہو۔ شرکا کا خیال تھا کہ مصنوعی ذہانت ابھی تخلیق میں معاونت کر رہی ہے لیکن ہمیں اس کے زیر اثر آنے سے بچنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ جاپان میں ایک خاتون ناول نگار کو بڑا ادبی ایوارڈ دیا گیا ہے جس نے خود اعتراف کیا ہے کہ ناول کے کچھ حصے چیٹ جی پی ٹی کی مدد سے تیار کیے گئے ہیں۔ نشست کے شرکا نے یہ بھی طے کیا کہ ان نشستوں میں افسانے پر خصوصی گفتگو کا اہتمام کیا جائے گا۔ اسی طرح نظم پر بھی خصوصی گفتگو کا اہتمام کرنا چاہئے۔ آخر میں اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں، جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر فرخ ندیم، ڈاکٹر روش ندیم، کرنل (ر) شرافت علی، جناب محمد عاصم بٹ، جناب محمد مشتاق طارق، جناب اختر رضا سلیمی، جناب داؤ کیف، محترمہ صنوبر الطاف، محترمہ فاطمہ عثمان، جناب منیر احمد، جناب محمد وسیم فقیر، جناب توصیف الحسنین، جناب سید محمد محمود شاہ، محترمہ رشا بخاری، جناب اقبال حسین افکار اور ڈاکٹر محمد حمزہ شیخ، جناب احسان بلوچ و دیگر شامل تھے۔

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 51ویں غیر رسمی نشست

باون ویں نشست

اسلام آباد(27 اگست جولائی 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے "چائے، باتیں اور کتابیں" کی 52ویں غیر رسمی نشست 27 اگست 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم اور مدیر اعلیٰ جناب محمد عاصم بٹ نے آنے والے شاعروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ اس نشست میں پشتو کے اہل قلم بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ پشتو ادیب سید محمود احمد نے باچا خان کی انگریزی میں لکھی گئی ضخیم سوانح عمری کے اپنے ضخیم پشتو ترجمہ پر بات کی۔ معروف شاعر، ادیب اور محقق جناب عبدالحمید زاہد نے، اثر افغانی، سلیم راز اور مرشفق جیسی نابغہ روزگار ادبی شخصیات اور ان کے فن کے بارے میں تحریر کردہ اپنی 3 تحقیقی کتب کے ساتھ اپنی شاعری کی کتاب کا بھی تعارف پیش کیا۔ انھوں نے اثر افغانی کی شخصیت فن اور ان کی ادبی خدمات پر مفصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اثر افغانی کا برصغیر کے اولیا پر تحقیقی کام ہی ان کا معتبر اور مستند حوالہ ہے۔ انھوں نے سب سے پہلے پشتو خاکہ لکھا اور پشتو ٹپے کو رواج دیا۔ جناب عبدالحمید زاہد نے سلیم راز کی ادبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک با کمال شاعر اور ادیب تھے اور ان کی نقد و نظر کو لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سلیم راز پر یہ کتاب ان کے لکھے گئے 35 کتب پر مقدمات کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ انھوں نے جناب مرشفق کی شخصیت اور فن کے بارے میں کہا کہ مرشفق پشتو کے نامور شاعر اور ادیب ہیں اور پشتو ادب کے حوالے سے ان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ شرکا نے پشتو کے ہمہ جہت دانشوروں علی خان اور غنی خان کی ادبی خدمات کا بھی تذکرہ کیا اور خاص کر علی خان پر تحقیقی کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نشست میں کرنل (ر) شرافت علی نے خاص طور پر نوجوانوں کے لیے تحقیق کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کی۔ جناب محمد طیب خان نے بھی اثر افغانی کے پشتو ٹپے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اصل ٹپہ پشتو کا ہے۔ شرکا نے جناب عبدالحمید زاہد کی شاعری کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ اس غیر رسمی نشست کے شرکا نے پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں شدید بارشوں اور پاکستان بھر میں تباہ کن سیلاب سے لوگوں کی جانی اور مالی نقصان پر دکھ کا اظہار کیا اور اس بات پر زور دیا کہ موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق عوام میں شعور اجاگر کرنا بہت ضروری ہے۔ نشست کے آخر میں جناب محمد عاصم بٹ نے کہا کہ آج کی نشست سے ہمیں پشتو ادب اور پشتو کے ہمہ جہت ادیبوں اور شاعروں کے بارے میں آگاہی ہوئی اسی طرح آئندہ کی نشستوں میں دیگر پاکستانی زبانوں کے شعر و ادب پر گفتگو ہوگی تاکہ مختلف زبانوں والے لوگ دیگر زبان و ادب سے بھی واقفیت حاصل کرسکیں اور اس لسانی رابطے سے ثقافتی ہم آہنگی پیدا ہو۔ جناب محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ نشست میں شرکت کرنے والوں میں جناب سید محمود احمد، چیئرمین پشتو ادبی سوسائٹی اسلام آباد،

"چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 52ویں غیر رسمی نشست

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 53 ویں غیر رسمی نشست

جناب عبدالحمید زاہد، کرنل (ر) شرافت علی، جناب طیب خان، جناب محمد عاصم بٹ، جناب احمد حسین مجاہد، جناب سردار یوسف زئی، ڈاکٹر محمد حمزہ شیخ، جناب محمد وسیم فقیر، جناب ننگیال محمد خان، جناب العاص خان، جناب اسد حسین بادشاہ، جناب عزیز خٹک، جناب ساجد پختو نیاز، جناب آصف مشال، جناب امیر حمزہ آفریدی، جناب امر جلال، جناب متین احمد شاہ، جناب مظہر علی خان، جنان خان کریم آفریدی و دیگر شامل تھے۔

ترپن ویں نشست

اسلام آباد(3 ستمبر 2025): آکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے باتیں اور کتابیں“ کی 53ویں غیر رسمی نشست 3 ستمبر 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم اور مدیر اعلیٰ جناب محمد عاصم بٹ نے تشریف لانے والے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ یہ نشست نظم کے لیے مخصوص تھی جس میں اہم نظم گو شعرا نے شرکت کی اور نظم کے فروغ کے حوالے سے نظم نگاروں کی مساعی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ شرکا نے راولپنڈی اور اسلام آباد کے ادبی ماحول میں نظم کی اہمیت کو اجاگر کرنے والے شعرا کے کام کو سراہا کہ انھوں نے بہت محنت سے جڑواں شہروں میں نظم کی انفرادیت قائم کی اور نظم کے لیے سازگار ماحول بنایا۔ شرکا نے میراجی اور ن م راشد سے لیکر 90 کی دہائی تک نظم گو شعرا پر تفصیلی گفتگو کی۔ شرکا کا کہنا تھا کہ اہم نظم نگاروں، میراجی، اختر الایمان عبدالرشید اور آفتاب اقبال شمیم کے شعری تفہیم اور شعری جہات پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان پر مزید تنقیدی کام کی ضرورت ہے۔ شرکا نے کہا کہ غزل کی نسبت نظم کی وسعت اور اہمیت کئی حوالوں سے زیادہ ہے کہ اس میں اساطیر کے حوالے ملتے ہیں اور یہ جدید علوم وفنون کا احاطہ کرنے کی زیادہ اہل ہے، جب کہ بعض شرکا کا خیال تھا کہ غزل سے ہی نظم نے اثرات قبول کیے ان کا کہنا تھا کہ راولپنڈی اسلام آباد کے ادبی ماحول میں اردو نظم نے اردو افسانے پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ شرکا نے اس بات پر بھی بحث کی کہ قاری کے لیے نظم کی تفہیم کو کیسے ممکن بنایا جائے اس پر بعض شرکا کا کہنا تھا کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ نظم پر آزادانہ گفتگو کی جائے تاہم نظم کی تفہیم کے لیے قاری کی تربیت بھی ضروری ہے۔ شرکا نے کہا کہ قاری چاہتا ہے کہ نظم میں شعریت، شیرینی اور رس موجود ہو۔ شرکا نے اس بات پر بحث کی کہ قاری کی جمالیات اور نظم نگار کے درمیان فاصلے کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے۔ نشست کے آخر میں معروف نظم گو شاعر جناب ڈاکٹر یسین آفاقی کی والدہ مرحومہ کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اکادمی کے ناظم جناب محمد عاصم بٹ نے نشست کے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں، جناب علی محمد فرشی، ڈاکٹر وحید احمد، جناب علی اکبر عباس، جناب ڈاکٹر یسین آفاقی، ڈاکٹر سعید احمد، جناب فرخ یار، جناب محمد عاصم بٹ، محترمہ ڈاکٹر فاخرہ نورین، ڈاکٹر ارشد معراج، جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر عابد سیال، جناب سرمد سروش، محترمہ ڈاکٹر شاذیہ اکبر، منیر فیاض، ڈاکٹر محمد حمزہ شیخ، جناب جہانگیر عمران، جناب اقبال حسین افکار، جناب حبیب چوہدری، جناب زاہد سعید، جناب جمیل مغل و دیگر شامل تھے۔

چوون ویں نشست

اسلام آباد(10 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے باتیں اور کتابیں“ کی 54ویں غیر رسمی نشست بدھ 10 ستمبر 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم اور مدیر اعلی محمد عاصم بٹ نے اجلاس میں تشریف لانے والے سرائیکی وسیب سے تعلق رکھنے والے شاعروں، ادیبوں، دانشوروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ ہفتہ وار نشست میں شرکا نے سرائیکی زبان و ادب کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ شرکا نے کہا کہ راول پنڈی اسلام آباد میں موجود سرائیکی اہل قلم کے ہاں موضوعات اور اسلوب میں نمایاں فرق ہے۔ وسیب کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے سرائیکی زبان کے شعرا اور ادیبوں کی تخلیقات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے بتایا کہ سرائیکی زبان صادق آباد، سرگودھا، خوشاب، ٹانک، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان سمیت جنوبی پنجاب، میانوالی اور سندھ کے بعض شہروں میں بولی جاتی ہے۔ انہوں نے ناول کے حوالے سے خاص طور پر ظفر لاشاری، نازو، مسرت کلانچوی، حبیب موہانا کے سرائیکی ناولوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے سرائیکی زبان کے فروغ میں یونیورسٹی آف بہاولپور کے سرائیکی شعبے کا بھی خصوصی تذکرہ کیا۔ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے شرکا کا کہنا تھا کہ سرائیکی زبان میں اب تک جتنا لکھا گیا ہے اس پر بات کرنے کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں لکھے جانے والے شاعر ادیبوں کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ انہوں نے عصر حاضر کے لکھنے والوں حفیظ خان، رفعت عباس، اشولال فقیر و دیگر کی شاعری اور نثر کے حوالے سے خصوصی بات کرتے ہوئے کہا کہ سرائیکی زبان کے فروغ میں ان کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاعری بذات خود اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے تاہم بعض سینئر سرائیکی شاعر نثر کی جانب راغب ہو گئے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ سرائیکی زبان میں خواتین نے بھی بہت کچھ لکھا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وسیب خاص طور پر ڈیرہ اسماعیل خان کی روایات کے باعث ان خواتین کا لکھا ہوا منظر عام پر نہیں آیا۔ شرکا نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل سرائیکی علاقوں میں مقیم سرائیکی بولنے والے ہندو ابھی تک اپنی زبان سے جڑے ہوئے ہیں اور بھارت میں ڈیرہ وال نگر کے نام سے پورا محلہ بنایا ہے۔ سرائیکی زبان میں لکھے گئے ادب کا تنقیدی جائزہ لیا اور زبان کے فروغ میں سرائیکی ادیبوں اور شعرا کی کاوشوں کو سراہا۔ اس غیر رسمی نشست

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 54 ویں غیر رسمی نشست

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 55 ویں غیر رسمی نشست

میں شرکت کرنے والوں میں، جناب مظہر عارف، ڈاکٹر سعدیہ کمال، ڈاکٹر صلاح الدین درویش، انجینئر ذکاءاللہ گنڈہ پور، صاحب اقبال ایڈووکیٹ، محمد جمیل اختر، محترمہ افشاں عباسی، جناب حمزہ حسن شیخ، محترمہ ثمینہ تبسم، جناب احسان بلوچ و دیگر شامل تھے۔

پچپن ویں نشست

اسلام آباد(17 ستمبر 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے ہفتہ وار سلسلہ چائے باتیں اور کتابیں کی 55ویں غیر رسمی نشست بدھ 17 ستمبر 2025 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظم اور مدیر اعلیٰ محمد عاصم بٹ نے شرکا کا خیر مقدم کیا اور ادبی ترجمہ نگاری اور مصنوعی ذہانت کے حوالے سے گفتگو کا آغاز کیا۔ اس نشست میں راولپنڈی اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے متعدد مترجمین نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر شرکا نے ادبی تراجم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال اور اس کے اثرات پر تفصیلی گفتگو کی۔ شرکا نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوان نسل مصنوعی ذہانت کے ٹولز کا استعمال تخلیقی مقاصد کے لیے کم اور کام کی رفتار بڑھانے کے لیے زیادہ کر رہی ہے۔ تاہم، یہ بات واضح کی گئی کہ مصنوعی ذہانت کسی بھی تخلیقی عمل کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ مصنوعی ذہانت نہ صرف شعور سے عاری ہوتی ہے، بلکہ اس میں انسانی تاثرات، جذبات اور احساسات کی عکاسی بھی ممکن نہیں ہے۔ ادبی تراجم میں یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ مترجم نہ صرف اصل متن کو صحیح طور پر منتقل کرے، بلکہ تخلیق کار کے اسلوب، فکر اور جذبات کو بھی قاری تک پہنچائے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے کیے جانے والے تراجم میں یہ سب کچھ ممکن نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ ٹولز تخلیق کار کے ذاتی اسلوب اور اس کی زبان کی جزئیات کو برقرار نہیں رکھ پاتے۔ شرکا نے اس بات پر زور دیا کہ ترجمے کا بنیادی عنصر ارادہ ہوتا ہے۔ ایک مترجم کا مقصد صرف الفاظ کی منتقلی نہیں، بلکہ اصل متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے اس کا بہترین اظہار ہوتا ہے۔ انسانوں کی اخلاقیات، جذبات اور گہری تفصیلات کو مصنوعی ذہانت میں ترجمے کے دوران برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس، انسان کے ذہن میں یہ تمام عناصر آتے ہیں اور وہ ان کا صحیح اظہار کر سکتا ہے۔ شرکا نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ مصنوعی ذہانت کے موجودہ ٹولز انسانی تخلیق کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، لیکن وہ تخلیقی عمل کے اصل جوہر، یعنی انسانی تخیل کا نعم البدل نہیں بن سکتے۔ اس لیے، انسان کی تخلیقی صلاحیتوں اور مترجمین کی ذمہ داریوں کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں شرکا نے اس بات پر زور دیا کہ لکھاری سماج کے دماغ ہوتے ہیں، اور ایک صاحب قلم ہونا ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ مترجمین پر تو اس سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے، کیونکہ وہ ادب کے ثقافتی، فکری اور جذباتی پیغام کو دوسری زبان میں منتقل کرتے ہیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے اس ہفتہ وار پروگرام کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے شرکا نے اس بات کا خیر مقدم کیا کہ اکادمی عالمی ادب کے تراجم کو اردو اور دیگر مقامی زبانوں میں منتقل کر رہی ہے، جس سے نہ صرف ادبی دنیا میں نئی جہتیں کھل رہی ہیں بلکہ عالمی ادب کو اردو قاری تک پہنچانے میں بھی مدد مل رہی ہے۔ اس غیر رسمی نشست میں شریک ہونے والوں میں ناب محمد وسیم فقیر، جناب ناصر عباس، محترمہ فرحین چودھری، ڈاکٹر ثمینہ اختر تبسم، جناب جمیل مغل، ڈاکٹر فاخرہ نورین، جناب مختیار پارس، محترمہ افشاں عباسی، جناب علی اکبر عباس، جناب مبشر میر، جناب عاصم بخشی، جناب محمد عاصم بٹ، جناب احسان بلوچ اور دیگر اہم شخصیات شامل تھیں۔

چھپن ویں نشست

اسلام آباد(25 ستمبر 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کے مقبول ہفتہ وار سلسلے ”چائے باتیں اور کتابیں“ کی 56ویں غیر رسمی نشست بدھ 25 ستمبر 2025 کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ اکادمی کے پروگرام انچارج احسان بلوچ نے شرکاء کا خیر مقدم کیا۔ شرکاء نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ سلسلہ نہ صرف ادب کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے بلکہ اس سے ادبی مکالمے کی نئی راہیں بھی کھل رہی ہیں۔ شرکاء نے کہا کہ اس طرز کی نشستیں عالمی سطح پر بھی اہمیت اختیار کر رہی ہیں اور خاص طور پر امریکہ میں کچھ احباب نے اس پروگرام کی طرز پر غیر رسمی نشستیں شروع کی ہیں جہاں ادب پر گفتگو کی جاتی ہے۔ اس نشست میں مزاحمتی ادب کے موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی گئی۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ مزاحمتی ادب قوموں کو آگے بڑھنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور وہ قومیں جو مزاحمتی ادب تخلیق نہیں کر رہیں، وہ معاشی اور ثقافتی طور پر پسماندہ رہتی ہیں۔ اس ضمن میں یورپ کی ”ڈارک ایج“ کی مثال دی گئی، جس میں ادب نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ گفتگو کے دوران اشتراکی نظام اور اسلامی تعلیمات کے مابین مماثلت پر بھی بات ہوئی، اور شرکاء نے کہا کہ اسلامی تعلیمات میں عدل، مساوات اور فلاح پر زور دیا گیا ہے، جو کہ اشتراکی نظام کی بنیاد سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم اس نظام کی عملی مشکلات پر بھی بحث کی گئی۔ اس نشست میں معروف ادبی شخصیات نے شرکت کی جن میں جناب اختر عثمان، جناب محمد جمیل مغل، محترمہ ڈاکٹر ثمینہ تبسم، جناب حمزہ حسن شیخ، محترمہ فریدہ حفیظ، جناب محمد لطیف، جناب ڈاکٹر عامر ظہیر اور جناب احسان بلوچ شامل تھے۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے سلسلے کی 56 ویں غیر رسمی نشست

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین اور ڈائریکٹر جنرل نے وفات پانے والے اہلِ قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت دعا کی۔

محترمہ زبیدہ مصطفیٰ

اسلام آباد (تاریخ وفات 9 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے ملک کی معروف صحافی زبیدہ مصطفیٰ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ زبیدہ مصطفیٰ 9 جولائی 2025 کو 84 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ وہ صحافی، کالم نگار، ایڈیٹر اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ انھوں نے جامعہ کراچی سے تعلیم حاصل کی بعد ازاں بیرون ملک سے بھی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہ ہمیشہ خواتین کے حقوق کی پر

محترمہ زبیدہ مصطفیٰ

زور حمایتی رہیں۔ 1975 میں انھوں نے روزنامہ ڈان میں ایڈیٹوریل رائٹر کے طور پر شمولیت اختیار کی۔ زبیدہ مصطفیٰ کی تحریریں آج بھی یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور سماجی تنظیموں میں بطور حوالہ پیش کی جاتی ہیں۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون صحافی تھیں جن کو مئی 2012 میں انٹرنیشنل ویمن میڈیا فاؤنڈیشن لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ ملا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحومہ زبیدہ مصطفیٰ کی مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب سی ایم نعیم

اسلام آباد (تاریخ وفات 10 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے اردو زبان وادب کے معروف سکالر سی ایم نعیم کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا۔ سی ایم نعیم 89 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ 1936 کو بارہ بنکی

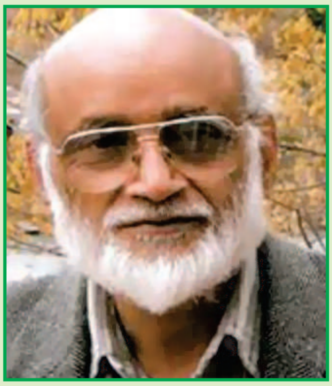

جناب سی ایم نعیم

اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ اور شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ سی ایم نعیم نے شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) میں جنوبی ایشیائی زبانوں اور تہذیب کے شعبے میں شمولیت اختیار کی اور 6 سال تک اس شعبے کے سربراہ رہے۔ انھوں نے اردو ادب کے تراجم کیے اور متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ وہ 40 سال تک اردو ادب کے درس و تدریس میں مصروف رہے۔ وہ جنوبی ایشیائی زبان و ادب اور تہذیبوں کے ماہر سمجھے جاتے تھے اس حوالے سے انھوں نے بہت کام کیا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے سی ایم نعیم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب عبدالقیوم جوہر بروہی

اسلام آباد (تاریخ وفات 16 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے براہوی اور سندھی زبان کے معروف شاعر ادیب

جناب عبدالقیوم جوہر بروہی

عبدالقیوم جوہر بروہی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ عبدالقیوم جوہر بروہی 16 جولائی 2025ء کو 75 سال کی عمر میں دادو (سندھ) میں انتقال کر گئے۔ وہ پچاس سے زائد کتب کے مصنف تھے انھیں براہوی، سندھی، اردو، سرائیکی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ انھوں نے قرآن مجید کی سندھی زبان میں لغت مرتب کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے عبدالقیوم جوہر بروہی کو ان کی بروہی کتاب پر ایوارڈ بھی ملا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب تیمور حسن تیمور

اسلام آباد (تاریخ وفات 21 جولائی 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے

جناب تیمور حسن تیمور

معروف شاعر تیمور حسن تیمور کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ تیمور حسن تیمور 21 جولائی 2025 کو 51 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ 21 مارچ 1974 کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے 2012 میں معروف شاعر شکیب جلالی پر تحقیقی مقالہ تحریر کر کے پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ وہ بصارت کی نعمت سے محروم تھے اور یوں ان کی زندگی جدوجہد میں گزری۔ تیمور حسن تیمور نے اپنی شاعری سے اردو غزل کے اسلوب پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ وہ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ، لاہور کے شعبہ اردو میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان کا شعری مجموعہ ''غلط فہمی میں مت رہنا'' بہت مشہور ہوا۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم تیمور حسن تیمور کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب راشد نور

اسلام آباد (تاریخ وفات 21 جولائی 2025):

جناب راشد نور

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے معروف صحافی، شاعر اور براڈ کاسٹر جناب راشد نور کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا۔ راشد نور 21 جولائی 2025 کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ انھوں نے 60 سال تک ادب اور صحافت کے فروغ کے لیے کام کیا۔ انھوں نے معروف مجلے ''افکار'' اور روزنامہ نوائے وقت کے لیے بھی خدمات انجام دیں۔ وہ اکثر اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کی تقریبات کی نظامت بھی کرتے تھے۔ وہ کراچی پریس کلب سے بھی وابستہ رہے۔ صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین اور صحافی برادری کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب سعید الظفر صدیقی

اسلام آباد (تاریخ وفات 18 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف

جناب سعید الظفر صدیقی

عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے ملک کے معروف ادیب، شاعر اور مؤلف جناب سعید الظفر صدیقی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔وہ 17 اگست 2025 کو کراچی میں انتقال کر گئے۔سعید الظفر صدیقی ایک درجن سے زائد کتب کے مصنف تھے، جن میں ان کی فکری، مذہبی، روحانی اور سائنسی تصانیف کے ساتھ شعری مجموعے بھی شامل ہیں۔ 7 ضخیم جلدوں پر مبنی ''موضوعات قرآن انسائیکلو پیڈیا'' ان کا ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے جس میں 1800 سے زائد قرآنی موضوعات اور ان سے متعلق آیات شامل ہیں اور اس کی ہر جلد تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ 3 کتب اُن کی شخصیت اور فن پر بھی لکھی گئی ہیں جب کہ ان کی خدمات پر مجلہ ''ماورا'' کا ایک خصوصی نمبر بھی شائع ہو چکا ہے۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے جناب سعید الظفر صدیقی کے لیے مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب الطاف احمد قریشی

اسلام آباد (تاریخ وفات 26 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے معروف ادیب، مترجم، صحافی اور سیاسی کارکن جناب الطاف احمد قریشی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔الطاف احمد قریشی 26 اگست 2025 کو لاہور میں انتقال کر گئے۔انھوں نے ادب اور صحافت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔جناب الطاف احمد قریشی نے اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور کے ریزیڈنٹ ڈائریکٹر کے طور پر بھی اپنے فرائض انجام دیے۔وہ ایک فعال سیاسی کارکن بھی تھے۔ان کی ادیبوں کے مصاحبوں پر مشتمل کتاب ''ادبی مکالمے'' کو بہت شہرت ملی۔تراجم کے حوالے سے جیمز گولڈ سمتھ کی کتاب The Trap کا اردو ترجمہ ''جال'' بھی ان کی ایک نمایاں ادبی خدمت ہے۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم الطاف احمد قریشی کے لیے مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب الطاف احمد قریشی

ڈاکٹر نذیر تبسم

اسلام آباد (تاریخ وفات 30 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے معروف معلم، ادیب، شاعر اور محقق پروفیسر ڈاکٹر نذیر تبسم کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے، جو 30 اگست 2025 کو پشاور میں حرکت قلب بند ہونے کے سبب انتقال کر گئے۔پروفیسر ڈاکٹر نذیر تبسم 4 جنوری 1950 کو پشاور میں پیدا ہوئے۔انھوں نے 2003 میں ''سرحد کے اردو غزل گو شعرا: قیام پاکستان کے بعد'' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا اور پشاور یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ان کے شعری مجموعے ''تم اداس مت ہونا''، ''ابھی موسم نہیں بدلا'' اور ''یادوں کے منظر نامے سے'' کے عنوانات سے طبع ہوئے، جس میں ان کی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔متعدد تحقیقی مقالات اور اخبارات اور جرائد میں چھپنے والی متنوع تحریریں بھی ان کی ادبی یادگار ہیں۔مزید برآں وہ بزم سخن، دائرۂ ادبیہ، سنڈیکیٹ آف رائٹر، حلقۂ ارباب ذوق اور انجمن ترقی پسند مصنفین، خیبر پختونخوا کے ایک سرگرم رکن بھی رہے۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم پروفیسر ڈاکٹر نذیر تبسم کے لیے مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

ڈاکٹر نذیر تبسم

ڈاکٹر اقبال آفاقی

اسلام آباد (تاریخ وفات 18 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے ملک کے ممتاز ادیب، مترجم، فلسفے کے استاد محقق، نقاد اور دانشور ڈاکٹر اقبال آفاقی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال آفاقی 18 ستمبر 2025 کو انتقال کر گئے۔ڈاکٹر اقبال آفاقی علیل تھے اور اسلام آباد کے ایک نجی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔اکادمی ادبیات پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر اور نائب ناظم (تحقیق و ترجمہ) جناب اختر رضا سلیمی نے ملک کے ممتاز ادیب، نقاد، محقق اور دانش ور ڈاکٹر اقبال آفاقی کی مزاج پرسی کی تھی اور صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کی طرف سے بھی نیک خواہشات کا پیغام دیا تھا اور پھول پیش کیے تھے۔ان کی تصانیف میں ''مابعد جدیدیت: فلسفہ و تاریخ کے تناظر میں''، ''مابعد جدیدیت (اصطلاحات اور معانی و تعبیرات و تشریحات)''، ''روایاتِ عرفان و تصوف''، ''اردو افسانہ: فن، ہنر اور متنی تجزیے'' اور ''اردو ناول: نئی توجیحات و تعبیرات'' زیادہ نمایاں ہیں۔جب کہ ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں اکادمی ادبیات پاکستان کے معروف سلسلے ''پاکستانی ادب کے معمار'' کے تحت ''ڈاکٹر اقبال آفاقی: شخصیت اور فن'' از ڈاکٹر عامر سہیل بھی شائع ہو چکی ہے۔صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے مرحوم ڈاکٹر اقبال آفاقی کی مغفرت اور ان کے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

ڈاکٹر اقبال آفاقی

اکادمی ادبیات کے سابق رفیق کار سجاد حسین کی رحلت

اسلام آباد (21 جولائی 2025): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر اور جملہ افسران و اہلکاران نے اکادمی کے سابق رفیق کار سجاد حسین کی رحلت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔سجاد حسین 21 جولائی 2025 کو انتقال کر گئے۔ وہ 29 سال سے زائد عرصہ اکادمی سے منسلک رہے اور محنت سے خدمات انجام دے کر 2018 میں ریٹائر ہوئے۔وہ نہایت محنتی اور فرض شناس انسان تھے۔صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف، ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر اور اکادمی کے افسران و سٹاف نے مرحوم سجاد حسین کیلئے مغفرت اور ان کے بیٹے عدنان حسین اور دیگر لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب سجاد حسین

اکادمی کے زیرِ اہتمام گلگت بلتستان میں دو روزہ صوبائی کانفرنس ’’ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر‘‘

اکادمی کے زیرِ اہتمام گلگت بلتستان میں دو روزہ صوبائی کانفرنس ’’ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر‘‘ افتتاحی اجلاس کے سٹیج کا منظر

اسلام آباد (27-28 ستمبر 2025)

مارچ۔اپریل 2025 میں اکادمی ادبیات پاکستان نے پورے ملک میں صوبائی کانفرنسیں منعقد کرنے کا منصوبہ بنایا۔اس منصوبے کا مقصد یہ تھا کہ ہر صوبے میں بولی جانے والی تمام زبانوں کے اہلِ قلم کو ایک پلیٹ فارم پر یک جا کیا جائے اور ہر صوبے میں تخلیق کیے جانے والے مختلف زبانوں کے ادب کے مشترک رجحانات، امتیازی خصوصیات اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے نیز یہ دیکھا جائے کہ کسی صوبے کے اندر کی ادبی صورت حال کس حد تک سماج کے زندہ مسائل سے جڑ کر معاشرے کی سمت نمائی کا فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔اس منصوبے کے تحت رواں سال دو صوبائی کانفرنسیں کراچی اور پشاور میں منعقد کی جا چکی ہیں۔دیگر صوبوں میں بھی اسی نوعیت کی دو روزہ کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی البتہ اس سلسلے کی تیسری کانفرنس ’’ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر‘‘ کے عنوان سے 27 تا 28 ستمبر 2025ء کو گلگت بلتستان میں منعقد ہوئی، جس کے منتظمین اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ کے اراکین جناب قاسم نسیم اور جناب احسان دانش تھے۔

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس 27 ستمبر 2025ء کو سکردو میں ہوا۔اجلاس کی صدارت ممتاز تاریخ دان، محقق، نقاد اور دانش ور جناب یوسف حسین آبادی نے کی۔ مہمانانِ خصوصی سید امجد زیدی، صوبائی وزیر تعمیرات اور گلگت بلتستان کے قائد حزب اختلاف جناب محمد کاظم میثم تھے جب کہ نظامت کے فرائض جناب قاسم نسیم اور محترمہ کوثر پروین نے انجام دیے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی، نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کی کانفرنس اس سلسلے کی تیسری کانفرنس ہے۔ اس سے قبل ’’ادبیاتِ سندھ: معاصر تناظر‘‘ اور ’’ادبیاتِ خیبر پختونخوا: معاصر تناظر‘‘ کے عنوان سے کانفرنسیں منعقد کی جا چکی ہیں۔انھوں نے کہا کہ گلگت بلتستان ایک کثیر لسانی خطہ ہے اور یہاں کی زبانیں ہماری ثقافتی ورثے کی نشانی ہیں۔ انھوں نے گلگت بلتستان کی بولی کے حوالے سے اکادمی کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات سے بھی سامعین کو آگاہ کیا اور کہا کہ زبانیں محض اظہار کا ذریعہ نہیں ہوتیں بلکہ ہماری فکر کا منبع ہوتی ہیں۔اکادمی عن قریب گلگت بلتستان کی زبانوں کے حوالے سے ایوارڈ کا اجرا کر رہی ہے، جو گلگت بلتستان کی زبانوں کی بہترین کتب کو ہر سال دیے جائیں گے۔

دو روزہ صوبائی کانفرنس ’’ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر‘‘ کے افتتاحی اجلاس میں مقررین اظہار خیال کر رہے ہیں

ممتاز محقق، مؤرخ اور دانش ور جناب محمد حسن حسرت نے ’’گلگت بلتستان کا ادب اور معاصر سماج کے بدلتے تقاضے‘‘ کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ممتاز، شاعر اور نقاد جناب علی قربان نے ’’وخی: تاریخ، ثقافت و ادب‘‘ کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا اور سیر حاصل گفتگو کی۔مہمانِ خصوصی جناب محمد کاظم میثم قائد حزب اختلاف، گلگت بلتستان نے کہا کہ زبان صرف اطلاع کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ ہر زبان اپنے بولنے والوں کی تاریخ، ثقافت، نفسیات اور فکر کی عکاسی کرتی ہے۔اگر ہم نے اپنی ثقافت اور اپنی تاریخ کو زندہ رکھنا ہے تو ہمیں اپنی

دو روزہ صوبائی کانفرنس ’’ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر‘‘ کے افتتاحی اجلاس میں کے شرکاء

گلگت بلتستان میں دوروزہ صوبائی کانفرنس ''ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر'' میں آمد کے موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف کا استقبال کیا جا رہا ہے

اپنی زبانوں کو زندہ رکھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ گلگت بلتستان کے لوگوں نے مختلف زبانوں کو تخلیق کا ذریعہ بنایا ہے، جن میں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی شامل ہیں۔ممتاز مؤرخ , محقق اور دانش ور جناب محمد یوسف حسین آبادی نے کہا کہ ادب اور شاعری معاشرے کی ثقافت تاریخ اور نفسیات کی عکاسی ہوتے ہیں۔ ہم اپنے معاشرے کے مختلف پہلوؤں تک اس وقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے ہیں جب تک ہم اس کے ادب کا مطالعہ نہ کرلیں۔ انھوں نے اکادمی کے زیر اہتمام ہونے والی کانفرنس کے صوبائی وزیر تعمیرات جناب سید امجد زیدی، جناب محمد امین ضیاء، جناب ڈاکٹر مظفر حسین انجم اور جناب شیخ محمد علی توحیدی کی صدارت میں یہ محفلِ شعر وسخن شروع ہوئی جب کہ مہمانِ خصوصی محترمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف تھیں۔گلگت بلتستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مختلف زبانوں کے شاعروں نے اس مشاعرے میں اپنی اس قدر بھرپور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا کہ مشاعرہ رات 11 بجے تک اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری رہا۔

دوسرے روز کی پہلی نشست بلتستان کے نامور شاعر جناب احسان دانش کی نظامت سے شروع نعت نے گویا محفل میں وجد طاری کی۔ بعد ازاں جناب مراد علی خان نے شاعری اور طغرا نویسی پر ڈاکٹر حسن خان اماچہ نے گفتگو کی۔ جب کہ بلتی زبان میں افسانوی ادب پر جناب غلام رسول تمنا نے بہت جان دار مقالہ پیش کیا۔ہنزہ سے آئے ہوئے معراج حسین نے معدومیت سے دوچار ڈوماکی زبان پر اپنے خدشات پیش کیے۔ صاحب صدر جناب راجہ ناصر علی خان نے خوب صورت پیرائے میں تقریر کی اور نشست کے شرکا کی کاوشوں کو سراہا۔

دوسری نشست کا آغاز جناب میر اسلم حسین سحر نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس نشست میں نے یکے بعد دیگرے کانفرنس سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اسے ایک کامیاب کانفرنس قرار دیتے ہوئے مقالہ نگاروں کی تحقیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کی داد دی۔

ظہرانے کے بعد تیسری نشست کا آغاز ہوا۔ جس کی نظامت جناب امتیاز صادقی نے کی جب کہ صدارت جناب محمد حسن حسرت اور جناب جاوید منوا ،رکن گلگت بلتستان اسمبلی نے کی۔ جناب محمد امین ضیاء نے گلگت میں شاعری اور سماج کا رشتہ، جناب غلام حسن حسنو نے گلگت بلتستان میں نایاب مخطوطات، جناب عبدالخالق تاج نے شا ادب اور

اکادمی کے زیر اہتمام گلگت بلتستان میں دوروزہ صوبائی کانفرنس ''ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر'' کے مختلف اجلاسوں میں مہمانانِ خصوصی اور مقررین اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

انعقاد پر اکادمی کا شکریہ ادا کیا۔

دو روزہ گلگت بلتستان کانفرنس کے پہلے دن افتتاحی اجلاس کے بعد مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ یہ محفل شگر فورٹ کے چیری کے باغ میں منعقد کی گئی۔ ہوئی۔ جب کہ مجلس صدارت میں گلگت کے خوش فکر وخوش خیال شاعر عبدالخالق تاج صاحب اور وزیر ترقیات ومنصوبہ بندی جناب راجہ ناصر علی خان تھے۔ جناب وسیم عباس حیدری کی پُرسوز آواز میں صدارت کی کرسیوں پر ثریا زمان صاحبہ ،صوبائی وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دلشاد بانو صاحبہ ،صوبائی وزیر امورِ خواتین وسماجی بہبود براجمان تھیں جب کہ جناب ذوالفقار علی اور جناب تہذیب الحسن نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ گلگت بلتستان کے ادب پر تنقیدی نظر کے موضوع پر جناب عاشق فراز نے جان دار مقالہ پڑھا۔ جناب عاشق حسین عاشق نے گلگت بلتستان کی زبانوں میں ترجمے کو اپنا موضوع بنایا۔ جناب وزیر فدا حسین شگری نے بلتی شاعری میں صنائع بدائع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ ڈاکٹر عظمیٰ سلیم صاحبہ نے گلگت بلتستان میں ادبی تحقیق وتنقید پر جہاں اپنی تحقیق پیش کی وہیں اہلِ قلم کی جانب سے کچھ گزارشات بھی پیش کیں۔ اس نشست میں جناب عبد الکریم کریمی نے کھوار چترال اور غذر کی تہذیب کی نمائندہ زبان کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ صاحبان ِصدارت شاعری کی جہتیں ، ایڈوکیٹ وزیر محمد شفیع نے بروشسکی ادب : جدید مسائل اور تقاضے جب کہ جناب عارف سحاب نے گلگت بلتستان میں اردو مرثیے اور سلام کے موضوع پر پُر مغز تحقیقی مقالے پیش کیے۔ اس اعتبار سے کانفرنس کی یہ نشست بھی پچھلی تمام نشستوں کا تسلسل معلوم ہوئی۔ صاحب صدر اور نامور محقق جناب محمد حسن حسرت نے کانفرنس کے حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان کے اس قدام کی تعریف کی اور اس ضمن میں صدر نشین اکادمی کے کردار کی تحسین کی۔ جناب جاوید منوا، رکن گلگت بلتستان اسمبلی نے بھی مقالہ جات کی تعریف کی اور صدر نشین اکادمی کی اس کاوش پر انھیں خراج تحسین پیش کیا۔

سہ پہر ۴ بجے دو روزہ کانفرنس ''ادبیاتِ گلگت بلتستان : معاصر تناظر'' کا اختتامی اجلاس شروع ہوا، جس میں جناب شہزاد آغا صوبائی وزیر تعلیم،

ڈاکٹر نجیبہ عارف کانفرنس کے دوران منعقدہ اجلاس میں گفتگو کر رہی ہیں

کمشنر بلتستان ریجن جناب کمال خان اور صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اسٹیج پر جلوہ افروز تھے، جب کہ نظامت کے فرائض جناب احسان شاہ ،رکن ہیئتِ حاکمہ اکادمی ادبیات پاکستان نے انجام دیے ۔ جناب ذیشان مہدی نے اردو کا سفر ہندوستان سے گلگت بلتستان تک کے موضوع پر اپنا دلچسپ کلیدی مقالہ پیش کیا جس میں انھوں نے بلتستان میں ادبی بیٹھکوں کی راہ میں حائل مشکلات کا بھی برملا ذکر کیا۔اس اختتامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب شہزاد آغا ،صوبائی وزیر تعلیم نے ادبا و شعرا کو خراج تحسین پیش کیا اور یقین دلایا کہ وہ اکادمی ادبیات پاکستان کے ذیلی دفتر کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے ۔ وزیر تعلیم نے وعدہ کیا کہ وہ گلگت بلتستان اراکین، کانفرنس کے لیے دور دراز مقامات سے آنے والے مقالہ نگاروں اور شرکا کا شکریہ ادا کیا؛ تمام نشستوں میں پیش کیے جانے والے مقالوں کو سراہا اور اکادمی ادبیات کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی ۔ان کی گفتگو میں اکیسویں صدی کے مختلف تناظرات پر ایک نہایت خوبصورت نکتہ بھی شامل تھا ۔ان کا کہنا تھا کہ امریکا کی اکیسویں صدی اسلام آباد کی اکیسویں صدی سے بالکل مختلف ہے، اور اسلام آباد کی اکیسویں صدی بھی یقیناً سکردو، خپلو اور گلگت کی اکیسویں صدی سے جدا ہوگی ۔انھوں نے وضاحت کی کہ وقت اور تاریخ کا مطلب صرف کیلنڈر کے اوراق پلٹنا نہیں بلکہ یہ انسانی تجربات، ثقافتی پس منظر اور سماجی حقیقتوں کے

کانفرنس کے اختتامی اجلاس کے سٹیج کا منظر

پُر اثر اور دل نشین انداز میں کلماتِ تشکر پیش کیے اور تمام معزز مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے اظہارِ سپاس میں انھوں نے نہایت خوب صورتی سے بلتستان دائرۂ مصنفین کی مسلسل جدو جہد اور ادبی منظر نامے کا بھرپور اظہار تھی بلکہ یہ اس خطے کے اہلِ قلم کے لیے ایک نئی سمت کا تعین بھی ثابت ہوئی ۔اس اجتماع نے اس بات کو نمایاں کیا کہ گلگت بلتستان کا ادب اپنی تہذیبی جڑوں،

دوروزہ صوبائی کانفرنس ”ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر“ میں شریک مہمانوں اور اہل قلم کو شیلڈز، تعریفی اسناد اور تحائف دیے جا رہے ہیں

کے ادیبوں اور شاعروں کی شائع شدہ کتب کو تمام سرکاری کتب خانوں میں پہنچانے میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے ۔

اس اختتامی نشست میں صدر نشین اکادمی ، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بہت ہی پُرمغز تقریر کی ۔ انھوں نے اکادمی کی ہیئتِ حاکمہ کے تناظر میں مختلف معانی اختیار کرتا ہے ۔انھوں نے کانفرنس کے شرکا کے جوش وخروش اور جذبے کی تعریف کی اور شگر فورٹ میں منعقد کیے جانے والے مشاعرے کو اپنی نوعیت کا ایک ناقابل فراموش واقعہ قرار دیا۔آخر میں ہیئتِ حاکمہ کے معزز رکن جناب قاسم نسیم صاحب نے نہایت قربانیوں کا ذکر کیا اور اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ انھی کاوشوں کے نتیجے میں اکادمی ادبیات پاکستان کا پہلا پروگرام بلتستان کی دھرتی پر انعقاد پذیر ہوا ۔

دو روزہ کانفرنس ”ادبیاتِ گلگت بلتستان : معاصر تناظر“ نہ صرف گلگت بلتستان کے متنوع لسانی و فکری گہرائی اور ثقافتی تنوع کے باعث قومی ادب کا ایک اہم حصہ ہے ۔ یوں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام یہ کانفرنس ایک ایسے تحقیقی اور فکری مکالمے کی بنیاد بنی جو نہ صرف مقامی سطح پر ادبی سرگرمیوں کو فروغ دے گا بلکہ قومی سطح پر بھی باہمی ربط اور ہم آہنگی کو مضبوط تر کرے گا ۔

دوروزہ صوبائی کانفرنس ”ادبیاتِ گلگت بلتستان: معاصر تناظر“ کے مختلف اجلاسوں کے شرکاء

اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ملی مشاعرہ

کوئٹہ جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے منعقدہ ملی مشاعرے میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں

کوئٹہ (11 اگست 2025): جشن آزادی کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کی جانب سے ملی مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں بلوچستان کے نامور شاعر اور شاعرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس مشاعرے میں اردو، بلوچی، پشتو، براہوئی اور فارسی زبانوں کے شعرانے اپنی اپنی زبانوں میں ملی شاعری، نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ صدارت نامور شاعر جناب سرور سودائی نے کی جب کہ مہمان خصوصی پروفیسر عظمیٰ جون، پروفیسر طاہرہ احساس جتک اور نور خان نواب محمد حسنی تھے۔ اس موقعے پر اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے اعزازی ناظم پروگرام ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے کہا کہ قوم اپنی جشن آزادی شایان شان طریقے سے مناتی ہیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ نے بھی جشن آزادی منانے کا خاص اہتمام کیا ہے۔ دیگر پروگراموں کے علاوہ اکادمی ادبیات پاکستان کے تمام مراکز ملی مشاعروں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ یہ ملی مشاعرہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس موقع پر صدر مشاعرہ جناب سرور سودائی نے کہا کہ پاکستان کے لیے مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دیں۔ ہمیں اپنے شہدا کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اپنے اشعار کے ذریعے انھیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہیے۔ اس مشاعرے میں جن شعرا کرام نے اپنا کلام پیش کیا ان میں جناب سرور سودائی، پروفیسر عظمیٰ جون، پروفیسر طاہرہ احساس جتک، ڈاکٹر عبد القیوم بیدار، نور خان نواب محمد حسنی، پروفیسر صابر بولانوی، پروفیسر رشید حسرت، محترمہ تسنیم صنم، محترمہ صدف غوری، محترمہ فہمیدہ گل، محترمہ فائزہ شکیل، پروفیسر اکبر ساسولی، شیخ فرید، رفیق طالب، عظیم انجم، کامران قمر، عزیز اللہ حاکم اور دیگر شامل تھے۔ میزبانی کے فرائض احمد وقاص کاشی نے ادا کیے۔

اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ملی مشاعرہ

ملتان (14 اگست 2025): ملک بھر میں جشن آزادی کی تقریبات کے سلسلے میں اکادمی ادبیات پاکستان، ملتان کے زیر اہتمام ریڈیو پاکستان ملتان کے سیمنار ہال میں ایک ملی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت نامور شاعر نقاد محقق اور مصور پروفیسر انور جمال نے کی جب کہ مہمانانِ خصوصی میں نامور شاعر ڈاکٹر محمد امین وسیم ممتاز اور قمر رضا شہزاد شامل تھے۔ تلاوت کلام پاک ڈاکٹر افتخار گیلانی اور نعتیہ اشعار پیش کرنے کی سعادت انعام الحق معصوم نے حاصل کی جب کہ نظامت کے فرائض معروف شاعرہ تانیہ عابدی نے انجام دیے۔ اکادمی ادبیات ملتان کے ناظم اعزازی محمد اظہر سلیم مجوکہ نے شعرائے کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی بھرپور شرکت پر حرف تشکر پیش کیا۔ قطر سے آئے ہوئے نامور شاعر انور علی رانا اور رحیم یار خان سے معروف شاعر جبار واصف اور کبیر والہ کی منفرد لہجے کی شاعرہ محترمہ کومل جوئیہ مہمانانِ خاص تھے۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر انور جمال نے کہا کہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کی قربانیوں اور اقدار کو یادگاری حیثیت دے کر ہی درپیش چیلینجوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اس مشاعرے کا تھیم ''یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے'' رکھا گیا تھا۔ شعرائے کرام نے معرکۂ حق میں پاک فوج کی بالا دستی اور قوم کے لیے دی جانے والی قربانیوں اور خدمات پر انھیں شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر انور جمال، ڈاکٹر محمد امین، وسیم ممتاز، قمر رضا شہزاد، انور علی رانا، کومل جوئیہ، جبار واصف، ڈاکٹر سجاد نعیم، میلسی سے مشتاق ظفر مخدوم رشید سے غضنفر ہاشمی، محمد ابو بکر شاہ، نوازش علی ندیم، مخدوم اکبر ہاشمی، مرتضی اشعر، محمد مختار علی، واقف ملتانی، گل نسرین، نوشین فاطمہ، علی عمران ممتاز، مظفر گڑھ سے ریاض بٹ، رانا محبوب کمال، جاوید یاد، تانیہ عابدی، صفدر نذیر، یاسر نعیم، انعام الحق، معصوم شھگی پیرزادہ اور قمر عباس ہاشمی نے ملی مشاعرے میں اپنا کلام پیش کیا۔ ریڈیو پاکستان ملتان سے ریاض تھہیم، شاعرہ سحر سیال، نسرین لودھی، زیب رسول اکادمی ادبیات ملتان کے میاں محمد عامر، آدم مختار، وقاص فرید قریشی، عامر شہزاد صدیقی، شاہد محمود انصاری، شہزاد اویسی اور دیگر نے بھی خصوصی شرکت کی۔ ملی مشاعرہ میں اردو پنجابی سرائیکی اور ہریانوی زبان میں پیش کیے گئے کلام کو سامعین کی طرف سے بھرپور داد دی گئی۔ مشاعرے کے اختتام پر جشن آزادی کا کیک بھی کاٹا گیا۔

ملتان، جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے منعقدہ ملی مشاعرے میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں، دوسری جانب جشن آزادی کا کیک کاٹا جا رہا ہے

اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ملی مشاعرہ

کراچی، جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے منعقدہ ملی مشاعرے میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں

کراچی (14 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی کے زیر اہتمام ''وطن کی مٹی گواہ رہنا'' کے عنوان سے ملی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی نے کی۔ مہمان خصوصی انور شعور، مہمانان اعزازی فیروز ناطق خسرو، جسٹس ریٹائرڈ شاہدہ جمیل، وہاب انصاری سیکریٹری تعلیم حکومت سندھ (کالجز) تھے۔ صدارتی خطاب میں پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی نے کہا کہ پاکستان اللہ کی ایک نعمت ہے اس ذات نے ہمیں بہترین جغرافیہ، بہتے دریا، وسیع سمندر، بندرگاہیں، سرسبز کھیت، کھلے میدان، اونچے پہاڑ، لامتناہی صحرا، معدنیات کے خزانے اور غیور لوگ عنایت کیے ہیں۔ اس وطن کے جوانوں کا ہر دور میں حب الوطنی کا جذبہ مثالی رہا ہے، ان جوانوں پر آزمائش کی کوئی بھی گھڑی آئے، یہ ہر آزمائش پر پورا اترے ہیں۔ 1965ء کی جنگ کو ہی دیکھا جائے جب بھارت نے طاقت کے نشے میں چور ہو کر پاک فوج کی توجہ لاہور محاذ سے ہٹانے کے لیے 600 ٹینکوں اور ایک لاکھ فوج کے ساتھ سیالکوٹ کی سرزمین پر حملہ کیا تو اہلیان چونڈہ نے پاک فوج کے ساتھ مل کر بھارتی فوج کا غرور خاک میں ملا دیا یہاں تک کہ چونڈہ کو بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا گیا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا میں ٹینکوں کا یہ سب سے بڑا حملہ تھا، شہادت کا جذبہ رکھنے والے جوانوں نے سینے سے بم باندھ کر بھارتی ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیے۔ چشم فلک نے آج تک اپنے وطن پر قربان ہونے کا یہ ایمان افروز منظر نہیں دیکھا، یہ سعادت انہی کے حصے میں آئی جن کی زبان پر لا الہ الا اللہ اور سینوں میں محمد رسول اللہ کا عشق سمویا ہوا ہے۔ یہ ذوق خدائی دنیا کی کسی اور مخلوق کے حصے میں نہیں آئی یہ انھی کا کام ہے جن کے حوصلے چونڈہ میں اس معرکے کے کئی شہدا کی قبریں اور بھارت سے چھینا گیا ٹینک آبدوز اور توپیں آج بھی موجود ہیں جو بھارتی فوج کی بزدلی اور پاک فوج کے تاریخی معرکے کی یاد دلاتی ہیں۔ مہمان خصوصی انور شعور نے کہا کہ یہ ہر میدان میں بدری روایات کے امین ہیں۔ حالات کی تیز آندھیاں اور دشمن کے ناپاک عزائم ان کے قدموں کو کبھی متزلزل نہیں کر سکے یہ ہمیشہ پرخطر چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے مستعد رہتے ہیں۔ ''وطن کی مٹی گواہ رہنا'' ملی مشاعرے میں جن شعرا حضرات نے اپنا کلام سنایا ان میں پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، انور شعور، فیروز ناطق خسرو، سعدیہ حریم، ڈاکٹر رخسانہ صبا، اختر سعیدی، ڈاکٹر اقبال پیرزادہ، آمنہ عالم، وحید نور، وجیہہ ثانی، نعیم سمیر، سبیلہ انعام صدیقی اور نازیہ غوث شامل تھیں۔ ڈائریکٹر پروگرامز اعزازی ندیم ظفر صدیقی نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی کی جانب سے شکریہ ادا کیا اور تمام شعرا اور سامعین کی ایک کثیر تعداد نے پروگرام کے اختتام پر احترام کے ساتھ قومی ترانہ پڑھا۔ ''وطن کی مٹی گواہ رہنا'' ملی مشاعرے کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر اقبال پیرزادہ نے انجام دیے۔

اکادمی ادبیات پاکستان لاہور کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ملی مشاعرہ

لاہور (14 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور کے زیر اہتمام جشنِ آزادی کی مناسبت سے ایک شان دار مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس یادگار ادبی تقریب میں لاہور کے کئی سینئر اور نوجوان شعرا نے بھرپور شرکت کی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ محفل کی نظامت نوجوان شاعر حسنین مظہری نے نہایت خوب صورتی سے انجام دی۔ مشاعرے کی صدارت معروف شاعر، نقاد اور استاد جناب غلام حسین ساجد نے فرمائی۔ اس موقع پر جناب سعود عثمانی، جناب واجد امیر اور جناب محمد سلیم ساگر بطورِ مہمانانِ خصوصی شریک ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر جشنِ آزادی کی خوشی میں کیک کاٹا گیا اور شرکا نے وطن عزیز کی سلامتی و ترقی کے لیے دعائیں کیں۔ مشاعرے میں غلام حسین ساجد، سعود عثمانی، محمد سلیم ساگر، سجاد بلوچ، حسنین مظہری، عمار اقبال، علی قائم نقوی، علی تیمور کاظمی اور دیگر شامل تھے۔ جناب سجاد بلوچ نے چیئرپرسن محترمہ نجیبہ عارف کی جانب سے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

لاہور، جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے منعقدہ ملی مشاعرے میں شعرائے کرام اپنا کلام پیش کر رہے ہیں،
دوسری جانب جشن آزادی کا کیک کاٹا جا رہا ہے

اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ملی مشاعرہ

پشاور(14 اگست 2025): اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور کے زیر اہتمام جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے ایک ملی مشاعرہ ہوا جس میں پشاور کے علاوہ صوابی، کوہاٹ، چترال اور چارسدہ کے اضلاع سے تعلق رکھنے والے اردو، پشتو، ہندکو کھوار اور اصلی زبان کے اہل قلم نے حصہ لیا۔مشاعرے کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر اسلم تاثیر نے کی جب کہ صدارتی ایوارڈ یافتہ ادبی شخصیات محترمہ بشریٰ فرخ اور عزیز اعجاز نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور نظامت سید شہزاد باد شاہ نے کی۔ پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال نے شرکائے محفل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کل وطن عزیز کو ایک پر آشوب دور کا سامنا ہے لہذا جس طرح ہمارے اہل قلم نے تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا تھا اب اسی جذبے کے تحت شعراو ادبا کو وطن عزیز کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہوگی۔ پروفیسر اسلم تاثیر، محترمہ بشریٰ فرخ اور عزیز اعجاز نے بھی تحریک آزادی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آزادی نعمت خداوندی ہے اہل قلم آگے آئیں قوم و ملک کی ترقی و یکجہتی کے لیے نہ صرف اپنا کردار ادا کریں بلکہ اپنی تحریروں کے ذریعے اغیار کی ہر قسم کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ جن شعراو ادبا نے اپنی مشہور اور ولولہ انگیز نظموں کے ذریعے مادر وطن سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا ان میں پروفیسر ڈاکٹر اسلم تاثیر، بشریٰ فرخ، عزیز اعجاز، ڈاکٹر قدرت اللہ خٹک، ڈاکٹر حسین محمود، ڈاکٹر خادم ابراہیم خادم، ڈاکٹر روشن کلیم، ثمینہ قادر، امیر حمید شبگیر آفریدی، محمد عارف سنگین، عابد ثمر آفریدی، داور خان لوغرن، مسرور، شوکت حسین حسرت، سہیل مونس، نشاط سرحدی نسیم سحر، سعید احمد چترالی، عصمت اللہ مہربان الٰہی حنفی، عبدالجلیل جلالی، عبدالحسیب، انجینیئر عتیق الرحمان، بشارت امرت، نور محمد شیدا، روف خرم، منور شاہ منور، عندل خان عندل کے نام شامل ہیں۔ اس تقریب کی ایک خوب صورتی یہ بھی تھی کہ جشن آزادی کی خوشی میں اردو زبان کے شاعر روف خرم کی طرف سے کیک پیش کیا گیا، جسے اہل قلم نے مل کر کاٹا۔

پشاور، جشنِ آزادی/معرکۂ حق کی مناسبت سے منعقدہ ملی مشاعرہ

قائداعظم محمد علی جناح ایک نڈر اور اصول پرست شخصیت کے مالک تھے، پروفیسر ڈاکٹر فخرالاسلام

پشاور(11 ستمبر 2025): قائداعظم محمد علی جناح ایک نڈر اور اصول پرست شخصیت کے مالک تھے آپ نے مسلمانان ہند کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے انتھک جدو جہد کی اور انگریزوں اور ہندوؤں کی سیاسی اور مکارانہ چالوں کو اپنی سیاسی بصیرت سے ناکام بناتے ہوئے ہمارے لئے ایک آزاد اور خود مختار ملک حاصل کیا۔ ان خیالات کا معروف دانشور اور محقق پروفیسر ڈاکٹر فخرالاسلام نے اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے زیر اہتمام بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی یاد میں ”فکر قائد اور ہماری ادبی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کے شرکاء سے بحیثیت صدر محفل میں خطاب کیا۔ اس تقریب کے مہمانان خصوصی قندھار آفریدی اور پروفیسر اسلم تاثیر تھے۔ انہوں نے اہل قلم کو احساس دلاتے ہوئے کہا کہ اگر قائداعظم محمد علی جناح کا ملک خداداد کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تو ہمیں ہر قسم کی علاقائیت اور تعصب سے احتراز کرنا ہوگا اور پاکستانیت کی طرف آنا ہوگا کیونکہ دنیا میں وہی قومیں بام عروج پر پہنچتی ہیں جو اپنے ملک اور اپنی مٹی سے پیار کرتی ہیں اور باہمی اتفاق و اتحاد سے چیلنجوں کا سامنا کرتی ہیں پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال اور پروفیسر ڈاکٹر محمد امتیاز نے قائد اعظم محمد علی جناح کی فکری اور سیاسی بصیرت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ بابائے قوم ایک ایسا کھرا اور سچا قومی لیڈر تھا کہ جس پر مسلمانان ہند اندھا اعتماد کیا کرتے تھے اور آپ کی رہنمائی میں آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے آزادی کے اس سفر میں اس وقت کے نامی گرامی اہل قلم بھی قائد اعظم کے ساتھ شانہ بشانہ شامل تھے جو اپنی تحریروں کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کرتے تھے۔ محترمہ ڈاکٹر غنچہ بیگم اس تقریب کی مہمان اعزاز تھیں جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر قدرت اللہ خان خٹک کو سپرد کئے گئے تھے اس موقع پر جن شعراء و ادبا نے بابائے قوم کو منظوم و منثور خراج عقیدت پیش کی ان میں پروفیسر قاسم محمود بنوی، قندھار آفریدی، مکمل شاہ رہبر، احمد جان مروت، امجد علی خادم، طارق خٹک، عابد ثمر آفریدی اور ریاض آفریدی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی یاد میں ”فکر قائد اور ہماری ادبی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کے شرکاء

ربیع الاول کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ

لاہور(8 ستمبر 2025):اکادمی ادبیات پاکستان لاہور کے زیر اہتمام ایک خوبصورت اور پُر کیف نعتیہ مشاعرے کا انعقاد کیا گیا، جس میں حاضرین کی بڑی تعداد نے شعرا کے نعتیہ کلام سے فیض پایا۔محفل کی صدارت معروف شاعر جناب باقی احمد پوری نے فرمائی۔مشاعرے کے مہمانانِ خاص جناب نوید صادق اور جناب شہزاد نیر تھے۔اس موقع پر لاہور سے تعلق رکھنے والے کئی ابھرتے ہوئے نوجوان شعرا نے بھی شرکت کی اور بارگاہِ رسالت ﷺ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ بزرگ اور کہنہ مشق شعرا کی موجودگی نے محفل کو مزید وقار بخشا۔اکادمی ادبیات پاکستان،لاہور کے اس خوبصورت اقدام کو شرکائے محفل نے خوب سراہا اور ایسی محافل کو ادبی و روحانی فضا کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔محفل کے اختتام پر شرکا نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ نعتیہ مشاعرے تسلسل سے منعقد کیے جائیں تاکہ نئی نسل کو عشقِ رسول ﷺ کے نور سے منور کیا جا سکے۔

اکادمی ادبیات پاکستان لاہور کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرے کے شرکا کا گروپ فوٹو

ربیع الاول کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ

کراچی(18 ستمبر 2025):اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام بسلسلہ 1500 واں جشن ولادت باسعادت خاتم النبیاءِ حضرت محمد صلی علیہ وسلم 'نعتیہ مشاعرہ' مورخہ 18 ستمبر 2025 بمقام اکادمی ادبیات پاکستان شمشیر الحیدری ہال میں منعقد کیا گیا۔جس میں ممتاز نعت گو شاعر قمر وارثی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ 12 ربیع الاول کو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''جشن عید'' منایا جاتا ہے اور آج کل اُسے اہل سنت کا خاص شعار سمجھا جانے لگا ہے۔اس کے بارے میں بھی چند ضروری نکات عرض کرتا ہوں آنحضرت کا ذکرِ خیر ایک اعلیٰ ترین عبادت بلکہ روحِ ایمان ہے۔آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صغرسنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شباب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر وفکر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ونماز، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق وشمائل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وسیرت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد وتقویٰ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وخشیت، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح و جنگ، خفگی وغصہ، رحمت وشفقت، تبسم ومسکراہٹ، الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا اور ایک ایک سنت امت کے لیے اسوۂ حسنہ اور اکسیر ہدایت ہے اور اس کا سیکھنا سکھانا، اس کا مذاکرہ کرنا، دعوت دینا امت کا فرض ہے۔اسی طرح آپ صلی اللہ علی وسلم سے نسبت رکھنے والی شخصیات اور چیزوں کا تذکرہ بھی عبادت ہے۔ممتاز شاعر طاہر سلطانی جنھیں عرف عام میں شاعر حمد ونعت کہا جاتا ہے نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ رحمت عالم نورِ مجسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان وعمل کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔قران کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت جس شاندار انداز میں بیان کی ہے اس کی مثال ممکن نہیں۔اللہ کریم ہمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔اکادمی ادبیات کے زیر اہتمام پندرواں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں شاندار اور رو پرور نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا میں ادرہ چمنستانِ حمد و نعت ویلفیئر ٹرسٹ کراچی اور اپنی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اظہار خیال کرتے ہوئے ندیم ظفر صدیقی نے کہا کہ سلف صالحین، صحابہؓ وتابعینؒ اور ائمہ ہدیٰؒ ان دونوں طریقوں پر عامل تھے۔وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو اپنے عمل سے زندہ کرتے تھے اور ہر محفل ومجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا تذکرہ کرتے تھے۔آپ نے سیدنا عمر فاروق کا یہ واقعہ سنا ہوگا کہ ان کے آخری لمحاتِ حیات میں ایک نوجوان ان کی عیادت کے لیے آیا، واپس جانے لگا تو حضرتؓ نے فرمایا : ''برخوردار! تمہاری چادر ٹخنوں سے نیچی ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے''۔ ان کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو اپنانے کا اس قدر شوق تھا کہ جب حج پر تشریف لے جاتے تو جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر حج میں پڑاؤ کیا تھا، وہاں اترتے، جس درخت کے نیچے آرام فرمایا تھا، اس درخت کے نیچے آرام کرتے۔اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فطری ضرورت کے لیے اترے تھے، خواہ تقاضا نہ ہوتا تب بھی وہاں اترتے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اس کی نقل اتارتے، یہی عاشقانِ رسول تھے جن کے دم قدم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ صرف اوراق وکتب کی زینت نہیں رہی، بلکہ جیتی جاگتی زندگی میں جلوہ گر ہوئی اور اس کی بوئے عنبرین نے مشامِ عالم کو معطر کیا۔مشاعرے میں جن شعرا حضرات نے اپنا کلام سنایا- ان میں قمر وارثی، طاہر سلطانی، انجم عثمان، ہما بیگ، شہاب اقتدار قدر، وقار زیدی، سید شائق شہاب، فیصل نقشبندی، پروفیسر مشتاق مہر، اقبال شاہین، نصیر سومرو، ایوب الحسن ایوب اور ماروی سومرو شامل تھے۔آخر میں ساکنان شہر قائد کے روح رواں شہر کی نہایت معتبر سماجی، ادب پرور اور فن وثقافت کے فروغ میں متحرک شخصیت محمود احمد خان نے سرکار دو جہان کی مدح میں گل ہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام اس بابرکت محفل کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ پروگرام اعزازی ندیم ظفر صدیقی نے اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب شعراء کرام اور شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا۔مشاعرے کی نظامت کے فرائض سینئر نعت گو شاعر شہاب اقتدار قدر نے انجام دیے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرے کے شرکا کا گروپ فوٹو

ربیع الاول کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان، ملتان کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ

ملتان(4 ستمبر 2025): ربیع الاول کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان، ملتان کے زیر اہتمام 3 ستمبر2025ء کو ایک نعتیہ مشاعرے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ کئی کتابوں کے مصنف اشفاق احمد غوری نے کی جب کہ مہمانان خصوصی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی شعبہ ایجوکیشن کے چیئرمین ڈاکٹر رانا دلشاد احمد، صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر اور پاکستان ٹیلی ویژن ملتان سنٹر کے سینئر پروڈیوسر علی رضا اور نامور نعت گو شاعر سرور صمدانی ایڈووکیٹ تھے۔ مہمانانِ اعزاز میں ڈاکٹر شوذب کاظمی، اشعر حسن کامران، محترمہ صائمہ اعجاز اور تانیہ عابدی شامل تھیں۔ اسلام آباد میں مقیم نامور شاعر انعام الحق معصوم، لودھراں سے معروف شاعر مبشر وسیم لودھی اور سابق ڈائریکٹر انفارمیشن ڈیرہ غازی خان رحیم طلب مہمانانِ خاص تھے۔ جب کہ نظامت کے فرائض محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیے۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر رانا دلشاد احمد نے کہا کہ نعتیہ محفل ربیع الاول کی شان کو دوبالا کرتی ہیں اور اسوۂ رسول خاتم النبین پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری نجات ہے۔ اس موقعے پر تقریب کے صدر اشفاق احمد غوری نے کامیاب نعتیہ مشاعرے پر اکادمی ادبیات کے منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ایسی بابرکت اور پرنور محافل میں شرکت ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ نعتیہ مشاعرے میں صاحبِ صدر اشفاق احمد غوری، ڈاکٹر شوذب کاظمی، سرور صمدانی، ڈاکٹر رانا دلشاد احمد، علی رضا، مبشر وسیم لودھی، رحیم طلب، اشعر حسن کامران، تانیہ عابدی، صائمہ اعجاز، طفیل بلوچ، رئیس راج، فہیم ممتاز، مجبوب کمال، زوار حسین زاری، شازیہ کنول اور اویس ممتاز نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ سید قمر عباس ہاشمی اور میاں محمد عامر اور دیگر نے بھی نعتیہ مشاعرہ میں خصوصی شرکت کی۔

اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرے کے سٹیج کا منظر

اکادمی ادبیات پاکستان پشاور میں تعزیتی نشت کا انعقاد

پشاور(2 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں اکادمی کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال، محترمہ کلثوم زیب کے علاوہ ڈاکٹر قدرت اللہ خان خٹک، شوکت حسین حسرت، گل محمد مسرور اور پشاور برانچ کے اسٹنٹ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر خان بادشاہ نصرت نے شرکت کی۔ اجلاس میں اردو زبان کے شاعر و ادیب اور محقق پروفیسر ڈاکٹر نذیر تبسم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور موصوف کو پرغم آنکھوں سے یاد کیا اور کہا کہ ان کی تحریروں میں امن، بھائی چارہ، محبت، انسانیت کا درد محسوس ہوتا ہے۔ پریشان داوٴدزئی نے بھی بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر نذیر تبسم کی رحلت سے ادب کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ دریں اثناء اکادمی ادبیات پاکستان کی چیئر پرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں پروفیسر نذیر تبسم کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے قومی ادب کی ترقی و ترویج میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے جسے اہل قلم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اجلاس کے آخر میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

نیشنل بک فاوٴنڈیشن سے انعام یافتہ کتاب شہر قائد کی تقریب پذیرائی

ملتان(15 ستمبر 2025): اکادمی ادبیات پاکستان ملتان اور ایجوکیشنل سوشل فورم ملتان کے زیر اہتمام بچوں کے صدارتی ایوارڈ یافتہ ادیب علی عمران ممتاز کی نیشنل بک فاوٴنڈیشن سے انعام یافتہ کتاب شہر قائد کی تقریب پذیرائی سے خطاب کرتے ہوئے تقریب کے صدر ڈاکٹر مختار ظفر اور مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد امین نے کہا ہے کہ آج کی نوجوان نسل کو قائد اعظم کی فکر و سوچ سے روشناس کرانے کے لئے شکریہ قائد جیسی کتب اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ تقریب کی نظامت معروف ادیب محمد اظہر سلیم مجوکہ نے کی انہوں نے کہا کہ کتاب میں قائد اعظمؒ کے چودہ نکات کو کہانی کے انداز میں پیش کرکے علی عمران ممتاز نے اہم کارنامہ سر انجام دیا ہے جو قابل تحسین ہے۔ مہمانانِ اعزاز محترمہ مشعل سیف اکبر ہاشمی اور عنایت علی قریشی نے کہا کہ تعلمی اداروں کی لائبریریوں میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے اور نسل نو کی توجہ موبائل سے ہٹا کر کتاب کی طرف مبذول کرا کر ہی ہم بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے فرض سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں۔ میاں وقاص فرید قریشی رانا اسلم ساغر روحان دانش سید قمر عباس ہاشمی قاری محمد عبداللہ محمد علی رضوی شاہدہ شہگی پیرزادہ راو طاہر شہزاد مختار سومرو نے بھی اس موقع پر اظہار خیال کیا۔ علی عمران ممتاز کو ایجوکیشنل سوشل فورم کی طرف سے شیلڈ اور اہل قلم کی طرف سے گلدستے بھی پیش کئے گئے۔

نیشنل بک فاوٴنڈیشن سے انعام یافتہ کتاب شہر قائد کی تقریب پذیرائی میں مقررین اپنے خیالات کا اظہار کررہے ہیں

اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور میں ''ہری کہانی'' کے موضوع پر ایک علمی و ادبی نشست

پشاور(26 ستمبر 2025): بسلسلہ قومی مون سون شجر کاری مہم 2025ء، اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور میں 25 ستمبر 2025ء کو ''ہری کہانی'' کے موضوع پر ایک علمی و ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ پروفیسر قدرت اللہ خٹک نے نظامت کے فرائض سرانجام دیے۔ ڈاکٹر سید زبیر شاہ نے ادبی حوالوں سے شجر کاری اور ماحول پر اس کے اثرات بیان کیے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں شجر کاری کے وقت اس بات کا خیال نہیں کیا جاتا کہ کون سے پودے ہمارے ماحول پر مثبت اثرات ڈالیں گے اور کون سے پودے نقصان دہ ثابت ہوں گے۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر خالد خان نے ایک تفصیلی لیکچر دیا۔ انھوں نے موسمیاتی تبدیلیوں اور اس کے عالمی اور ملکی سطح پر ہونے والے اثرات کو تفصیل سے بیان کیا۔ انھوں نے حالیہ دنوں میں ہونے والے کلاؤڈ برسٹ اور سیلابوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ اچانک نہیں ہو رہے بلکہ کئی دہائیوں سے ہم نے ماحول کے خلاف جو اقدامات کیے ہیں یہ اس کا نتیجہ ہیں۔ مستقبل قریب میں پاکستان بھی ان ملکوں میں شامل ہوگا جہاں پانی کی شدید کمی ہوگی۔ انھوں نے حکومت وقت سے درخواست کی کہ ابھی بھی وقت ہے ایسے اقدامات اٹھائے جائیں جس سے ہمارے ارد گرد کے ماحول کو اس کی اصلی حالت میں واپس لایا جا سکے۔ تقریب کے آخر میں محترمہ ناز پروین نے اپنے بچپن کی یادیں شیئر کرتے ہوئے کہا کہ اس زمانے میں پھولوں اور پودوں کی بڑی قدر کی جاتی تھی۔ ڈسپوزیبل اشیاء کا استعمال نہیں تھا۔ آب و ہوا صاف ستھری اور پانی کثرت سے دستیاب تھا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں سکول کی سطح پر کم عمر طلبہ میں شعور اجاگر کرنا ہے تاکہ وہ شجر کاری کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ پانی کو ضائع نہ کریں اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ ریجنل ڈائریکٹر اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر گلزار جلال نے ہری کہانی کے موضوع کو سراہا اور اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے ایسی مجالس کے انعقاد کے اعادے کا ارادہ ظاہر کیا۔ انھوں نے مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ یہ نشست شجر کاری آگاہی مہم کا ایک اہم حصہ معلوم ہوئی، جس میں مہمان مقررین نے نوجوان نسل کو اس مہم میں فعال کردار ادا کرنے پر زور دیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اکادمی ادبیات پاکستان جیسے اعلیٰ علمی و ادبی ادارے بھی ماحول دوست سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور میں ''ہری کہانی'' کے موضوع پر منعقدہ علمی و ادبی نشست کے اختتام پر شرکا کا گروپ فوٹو

اکادمی ادبیات میں بلوچستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام محفل مسلمہ کا انعقاد

کوئٹہ(2025): اکادمی ادبیات میں بلوچستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام محفل مسلمہ کا انعقاد، معروف شعراء و ادیبوں کی شرکت اکادمی ادبیات پاکستان، کوئٹہ میں بلوچستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام ایک پروقار محفل مسلمہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت معروف شاعرہ عظمیٰ جون نے کی، جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے نور خان نواب محمد حسنی اور محترمہ تبسم صنم شریک ہوئیں۔ تقریب کی نظامت کے فرائض یکم محرم کی مناسبت سے شیخ فرید نے انجام دیے، جبکہ محفل کا آغاز نامور نعت خواں شہزاد عالم نے حمد و نعت سے کیا، جس نے روح پرور ماحول پیدا کر دیا۔ اس ادبی و روحانی محفل میں صدرِ مجلس سمیت دیگر شعرا و مقررین نے نہ صرف اپنا کلام پیش کیا بلکہ واقعہ کربلا کے مختلف پہلوؤں پر بھی گہری روشنی ڈالی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ اردو ادب میں محفلِ مسلمہ ایک روشن روایت کا تسلسل ہے، جو صدیوں سے علم، فکر اور روحانیت کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ تقریب کے اختتام پر اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے اعزازی ڈائریکٹر پروگرام ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے علمی و ادبی اداروں کی بندش کی خبروں کی تردید کی اور ان اداروں کی فعالیت اور بہتری کے لیے سنجیدہ اقدامات پر زور دیا۔ محفل مسلمہ نہ صرف ادبی ماحول کو زندہ رکھنے کی ایک کاوش تھی بلکہ کربلا کے پیغام کو فکری و ادبی انداز میں عوام تک پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی بنی۔

کوئٹہ، خواتین اہل قلم کی کاوشیں اور ان کو خراج تحسین کی موضوع پر ایک سیمینار

کوئٹہ(2025): اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کی جانب سے نوری نصیر خان کلچرل کمپلیکس کے کانفرنس ہال میں خواتین اہل قلم کی کاوشیں اور ان کو خراج تحسین کی موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت ممتاز ماہر تعلیم، نامور شاعرہ پروفیسر طاہرہ احساس جتک نے کی جبکہ مہمانوں میں زاہد آفاق اور نور خان محمد حسنی شامل تھے۔ اس موقع پر ادب زار جہاں بلوچستان کے صدر جہاں آراء تبسم، ڈاکٹر عنبرین مینگل، میڈم رقیہ بیروز فہمیدہ گل، پروفیسر اکبر ساسولی، کامران قمر اور دیگر نے بلوچستان کے مختلف زبانوں، براہوئی، بلوچی، پشتو، فارسی، اردو اور دیگر زبانوں میں خواتین اہل قلم کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اعزازی ناظم پروگرامز اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے کہا کہ بلوچستان کی خواتین ادب کے میدان میں کام کر رہی ہیں۔ یہاں کی مقامی زبانوں بلوچی، براہوئی، پشتو اور اردو میں ان کی نگار اشاعت ادبی رسالوں اور اخبارات میں شائع ہو رہی ہے۔ بلوچستان کی نسائی ادب میں خواتین کا کردار نمایاں نظر آ رہا ہے۔ اس حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان ان خواتین کی حوصلہ افزائی کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ بلوچستان میں اہل قلم خواتین نے اپنی ادبی کاوشوں سے ادبی منظر نامے کو بہترین تخلیقات دیں ہیں۔ کوئی بھی ادب یا معاشرہ خواتین کے بھرپور کردار اور شرکت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ گو کہ تخلیقات کے حوالے سے پہلے بہت سی پابندیاں اور معاشرتی رکاوٹیں ہوا کرتی تھیں مگر اب خواتین ادب، ثقافت، تعلیم و فنون حتیٰ کہ سیاسی میدان میں بھی مصروف عمل ہیں جس سے معاشرتی ترقی ممکن ہو سکتی ہے۔ پروگرام کا دوسرا سیشن محفل مشاعرے پر مشتمل تھا جو ملتان سے آئے ہوئے اردو زبان کے نامور شاعر مبشر سعید کے اعزاز میں ہوا۔ اس مشاعرے میں جن شعرا کرام نے اپنا کلام پیش کیا ان میں ڈاکٹر عبدالقیوم بیدر، پروفیسر طاہرہ احساس جتک، زکیہ بیروزکی، نور خان نواب، سجاد حیدر، بقا محمد بقا، فہمیدہ گلؔ، کامران قمر، جانگیر کاوش، زاہد آفاق، جہاں آرا تبسم اور دیگر شامل تھے۔

مختلف ادبی و ثقافتی تنظیموں کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے (ماہ جولائی تا ستمبر 2025) منعقد ہونے والی تقریبات

نمبر شمار	تاریخ	شعبہ	تقریب کا عنوان	مقام
۱	۲/ جولائی ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا اور کسی بھی کہانی کار کی پنجابی زبان میں کہانی بھی پڑھی گئی	رائٹرہاؤس
۲	۶ /جولائی ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	نیاز محمد تاثیر کی غزلوں پر تنقید، صدارت ڈاکٹر عابد سیال	رائٹرہاؤس
۳	۷/جولائی ۲۰۲۵	پشتو ادبی سوسائٹی	مشاعرہ، صدارت سید محمود احمد	رائٹرہاؤس
۴	۹ /جولائی ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۵	۱۱ /جولائی ۲۰۲۵	سندھی ادبی سنگت	امانت علی سولنگی نے حافظ محمد بخش کی مشہور نظم پیش کی	رائٹرہاؤس
۶	۱۱ /جولائی ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	رثائی ادب کی روایت اور سوز خانی گفتگو اختر عثمان نے کی	رائٹرہاؤس
۷	۱۸ /جولائی ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	رحمان حفیظ نے غزلیں پیش کیں، صدارت اشفاق عامر نے کی	رائٹرہاؤس
۸	۲۱ /جولائی ۲۰۲۵	ہم سخن فہم	محفل مسالمہ	کانفرنس ہال
۹	۲۳ /جولائی ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۱۰	۲۵ /جولائی ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	عثمان غنی رند، فریدہ حفیظ اور معظمہ تنویر نے افسانے پیش کیے	رائٹرہاؤس
۱۱	۲۶/جولائی ۲۰۲۵	سندھی ادبی سنگت	دستورہ کا اجلاس غلام مصطفی نے اپنی کتاب سے اقتباس پڑھے	رائٹرہاؤس
۱۲	۳۰ /جولائی ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۱۳	یکم/اگست ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	امتیاز اے قریشی نے افسانہ اور عزیز فیصل نے شگفتہ غزل پیش کی، صدارت کرنل شرافت علی نے کی	رائٹرہاؤس
۱۴	۶ /اگست ۲۰۲۵	پشتو ادبی سوسائٹی	غیر طرحی مشاعرہ	رائٹرہاؤس
۱۵	۶ /اگست ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا اور کسی بھی کہانی کار کی پنجابی زبان میں کہانی بھی پڑھی گئی	رائٹرہاؤس
۱۶	۸ /اگست ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	رابعہ خان نے افسانہ اور راشد سلیم نے غزل پیش کی، صدارت مہناز انجم	رائٹرہاؤس
۱۷	۱۲ /اگست ۲۰۲۵	قلم قافلہ نیر سرحدی کی طرف سے	ربیع الاول کی نسبت سے نعتیہ مشاعرہ	کانفرنس ہال
۱۸	۱۳ /اگست ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۱۹	۱۵ /اگست ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	کاشف عرفان نے غزل پیش کی، صدارت جہانگیر عمران	رائٹرہاؤس
۲۰	۱۸ /اگست ۲۰۲۵	انجمن فروغ پہاڑی زبان	صبیر ستی مرحوم کی کتاب کے حوالے سے گفتگو	کانفرنس ہال

۲۱	۱۹ /اگست ۲۰۲۵	سندھی ادبی سنگت	آفتاب صاحب نے آزاد نظم پیش کی	رائٹرہاؤس
۲۲	۲۰ /اگست ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۲۳	۲۲ /اگست ۲۰۲۵	انٹرنیشنل اقبال سوسائٹی	غلامی سے بہتر ہے بے یقینی کے عنوان سے تقریب	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۲۴	۲۲ /اگست ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	ڈاکٹر کوثر محمود کی کتاب پر گفتگو صدارت ڈاکٹر وحید احمد	رائٹرہاؤس
۲۵	۲۷ /اگست ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۲۶	یکم /ستمبر ۲۰۲۵	پشتو ادبی سوسائٹی	م۔ر شفق نے اسرار طور پر مکالمہ پڑھا ماہانہ مشاعرہ	رائٹرہاؤس
۲۷	۳ /ستمبر ۲۰۲۵	زاویہ	اختر عثمان کو پرائیڈ آف پرفارمنس ملنے پر ان کی اعزاز میں تقریب	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۲۸	۳ /ستمبر ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا اور کسی بھی کہانی کار کی پنجابی زبان میں کہانی بھی پڑھی گئی	رائٹرہاؤس
۲۹	۵ /ستمبر ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	اردو میں نعتیہ مشاعرے کے حوالے سے مذاکرہ صدارت سید ابرار حسین نے کی	رائٹرہاؤس
۳۰	۱۰ /ستمبر ۲۰۲۵	بزم تعلیم و ادب، اسلام آباد	تقریب رونمائی رومیو ٹیگور نے نوازی	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۳۱	۱۰ /ستمبر ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۳۲	۱۲ /ستمبر ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	سمیرا ناز نے افسانہ اور اشفاق عامر نے غزل پیش کی	رائٹرہاؤس
۳۳	۱۶ /ستمبر ۲۰۲۵	پشتو ادبی سوسائٹی	تقریب: خاکہ نگاری	شیخ ایاز ہال
۳۴	۱۷ستمبر ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۳۵	۱۸ /ستمبر ۲۰۲۵	بزم رفعت انجم، اسلام آباد	کانفرنس بیاد غلام رسول عالم پوری	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۳۶	۱۹ /ستمبر ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	ن-م راشد کی نظم پر یاسین آفاقی کی گفتگو، صدارت رفیق سندیلوی	رائٹرہاؤس
۳۷	۲۰ /ستمبر ۲۰۲۵	سندھی ادبی سنگت	اعجاز احمد منگی نے تنقید کے لیے غزل پیش کی	رائٹرہاؤس
۳۸	۲۴ /ستمبر ۲۰۲۵	پنجابی ادبی پرچار	پنجابی زبان کے نامور کلاسیکل شاعر حافظ برخوردار کا کلام "مرزا صاحباں" پڑھا گیا	رائٹرہاؤس
۳۹	۲۵ /ستمبر ۲۰۲۵	بزم رفعت انجم	تقریب رونمائی	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۴۰	۲۶ /ستمبر ۲۰۲۵	مرکزی محفل نعت اسلام آباد	تقریب رونمائی: نعتیہ مشاعرہ	شیخ ایاز کانفرنس ہال
۴۱	۲۷ /ستمبر ۲۰۲۵	حلقہ ارباب ذوق، اسلام آباد	فرخ ندیم نے افسانہ پیش کیا عالی شعار بنگش کے لیے دعائے مغفرت کی صدارت ڈاکٹر حمیرا اشفاق	رائٹرہاؤس
۴۲	۲۷ /ستمبر ۲۰۲۵	انجمن ترقی پسند مصنفین	تقریب: تہذیبوں کا تصادم	رائٹرہاؤس

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِاہتمام شائع ہونے والی مطبوعات

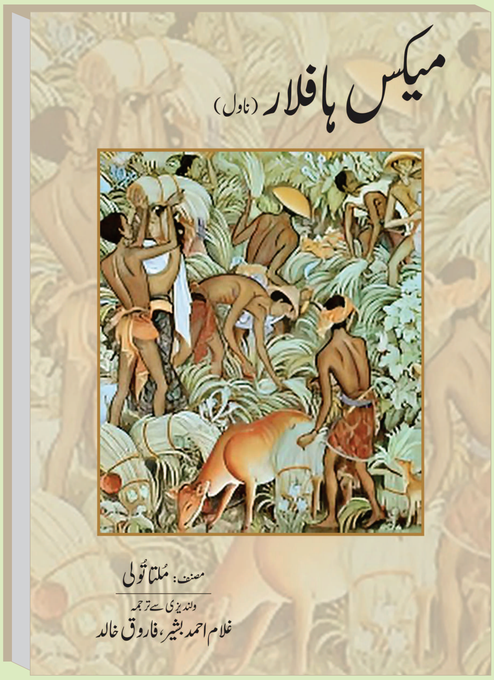

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیرِ منتظم: سلطان محمد نواز ناصر

مدیر : سعید ساعی
ڈیزائن : وقار احمد

ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد